عقائد اہلسنت کا پاسبان
دوماہی
کلمہ حق
پاکستان
شمارہ نمبر 10

"پیام انقلاب طلباء کے نام" انقلاب فکر و عمل ---- انقلاب سیرت وکردار گھر سے مکتب تک ---- مکتب سے معاشرے تک ---- معاشرے سے نظام حکومت تک

ایک تحریک ------ اِنقلاب نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ایک نعرہ -------- تحفظ مقام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ایک آواز -------- فروغ عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

میں شامل ہو کر نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کی تحریک میں تعاون کیجیے!

محمد عثمان محی الدین (نائب ناظم A.T.I پنجاب)

رابطہ نمبر: 0345-4240380، ای میل: www.atipakistan.org

کتابی سلسلہ

عقائد اہلسنت کا پاسبان

کلمہ حق

دو ماہی مجلہ

بوجہ تاخیر اشاعت بتاریخ

7 فروری 2013ء

شمارہ نمبر 10

نومبر، دسمبر 2011ء

بفیضان نظر

فرید الدہر، وحید العصر، حجۃ الخلف، تاج المحققین، سراج المدققین، شیخ الاسلام والمسلمین، خاتمۃ الفقہاء والمحدثین، سلطان العلماء المتبحرین، برہان الفضلاء المصدرین، بحر العلوم، کاشف السر المکتوم، زین العرب والعجم، مفیض الکمالات الربانیہ علی العالم اعلیٰ حضرت امام اہلسنت، مجدد دین وملت مفتی امام الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ایڈیٹر عبد المصطفیٰ رضوی

نائب ایڈیٹر غلام صدیق نقشبندی مجددی

منی آرڈر بھیجنے کا پتہ

یوسف مرشد ایمپوریم دکان نمبر 2 گراؤنڈ فلور بچند ریگر روڈ بالمقابل بلڈنگ نزد فریسکو سوئیٹس اینڈ بیکرز شارع لیاقت، برنس روڈ کراچی

کلمہ حق حاصل کرنے کے لئے رابطہ نمبر 0324-2311741

قیمت فی شمارہ 30 روپے

سالانہ فیس 240 روپے

پاسبان اہل سنت وجماعت (پاکستان)

فہرست

مضمون نگاروں کی رائے سے ادارہ کا مکمل اتفاق ضروری نہیں

محمد بن عبدالوہاب نجدی اور مولوی رشید احمد گنگوہی، دیوبندی فتوے کی زد میں!!

شیر بیشۂ اہل سنت امام المناظرین فاتح دیوبندیت حضرت مولانا حافظ قاری مفتی شاہ ابوالفتح محمد حشمت علی خان قادری رضوی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ

وہی مولوی ابوالوفا شاہ جہانپوری اپنے فتوے میں جو عبدالرؤف ٹیچر جگن پوری کی چھپوائی ہوئی کتاب "براۃ الابرار عن مکائد الاشرار" کے ص ۳۰۰ سے ص ۳۱۰ تک گیارہ صفحوں پر شائع ہوا ہے۔ صفحہ ۳۰۱ پر لکھتے ہیں کہ:

"وہابی دراصل وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو محمد بن عبدالوہاب نجدی کی جانب منسوب کرتے ہیں جو تیرہویں صدی کی ابتدا میں نجد (عرب) سے ظاہر ہوا تھا جو اہل سنت والجماعت کا سخت دشمن تھا جس نے اہل سنت بلکہ اہل حرمین تک قتل وقتال کیا اور سخت سے سخت انہیں اذیتیں پہونچائیں جو عقائد باطلہ فاسدہ کا علمبردار تھا"

(براۃ الابرار عن مکائد الاشرار ص ۳۰۱ مطبوعہ مدینہ برقی پریس بجنور، ایضاً ص ۳۰۱ مطبوعہ تحفظ نظریات دیوبند اکادمی پاکستان اگست ۲۰۱۲)

کتاب براۃ الابرار میرے ہاتھ میں موجود ہے جس کسی سنی مسلمان کا جی چاہے کتاب اپنے ہاتھوں میں لے کر اپنی آنکھوں سے خود یہ عبارت دیکھے اپنی زبان

بشکریہ محترم جناب غلام مصطفیٰ رضوی صاحب (مالیگاؤں انڈیا):

گنبد خضراء شریف اور دیگر مقامات مقدسہ کے متعلق سعودی نجدی ذہن کی ممکنہ خباثت پر اہل سنت کا احتجاج

مشترکہ سنی تنظیم

(سنی دفتر، اسلام پورہ مالیگاؤں)

Mushtarka Sunni Tanzeem, Malegaon

Sunni Dafter, Islampura Malegaon.

sunnitanzim@gmail.com

Date: 13-12-2012

پریس ریلیز

مالیگاؤں ۱۳ر دسمبر:

حضور اکرم ﷺ کے مزارِ اقدس پر جو گنبد خضریٰ تعمیر ہے، اس سے ہر دور کے مسلمانوں کو انتہائی محبت رہی ہے۔ عرب و عجم کے کروڑوں مسلمان آج بھی گنبد خضریٰ سے انتہائی جذباتی تعلق اور نسبت رکھتے ہیں۔ جب کہ یہود و نصاریٰ نہیں چاہتے کہ حضور نبی کریم ﷺ سے مسلمانوں کے محبت و تعلق کی عظیم ترین نشانی گنبد خضریٰ کی شکل میں قائم رہے۔ مسجد نبوی کی تعمیر و توسیع کا سعودی منصوبہ دراصل یہود و نصاریٰ کی دیرینہ خفیہ سازشوں کی تکمیل کی طرف اٹھتا ہوا انتہائی خطرناک قدم ہے۔

جس سے عالمِ اسلام کے مسلمانوں میں سخت اضطراب اور بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔اس طرح کا اظہارِ خیال مشترکہ سنی تنظیم کی جانب سے دارالعلوم حنفیہ سنیہ مالیگاؤں میں منعقدہ پریس کانفرنس میں علمائے دین اور مذہبی تنظیموں سے وابستہ سرکردہ شخصیات کی جانب سے کیا گیا۔اور کہا گیا کہ جس طرح یہودیوں نے ایک سازش کے تحت بیت المقدس کا نام مسجدِ صخریٰ کے پوسٹرز و اسٹیکرز پر ڈال کر مسلمانوں کے ذہن و دماغ سے قبلۂ اول بیت المقدس کی یاد نکالنے کی کوشش کی ہے،اسی طرح گنبدِ خضریٰ سے آٹھ گنا بڑا ایک نیا گنبد مسجد نبوی پر تعمیر کر کے گنبدِ خضریٰ کی اہمیت ختم کرنے اور اس کا تقدس دلوں سے نکالنے کا منصوبہ ہے۔جس سے ساری دنیا کے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہو رہے ہیں۔

مشترکہ سنی تنظیم نے ہندوستان کے کروڑوں مسلمانوں کی جانب سے سعودی حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ گنبدِ خضریٰ کے تحفظ کی ضمانت عالمِ اسلام کو دے۔ پریس کانفرنس میں موجود علمائے دین اور مذہبی شخصیات نے اس بات پر افسوس ظاہر کیا کہ حضور نبی کریم ﷺ اور مقدس صحابۂ کرام سے نسبت و تعلق رکھنے والی یادگاروں کو مٹا کر سعودی حکومت اپنے خاندانی بادشاہوں کی یادگاریں مکہ معظمہ و مدینہ منورہ میں تعمیر کرتی چلی جارہی ہے۔سعودی حکومت کے ذریعے حجاز مقدس میں یکے بعد دیگرے مساجد کی شہادت پر بھی غم و غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا گیا کہ ہندوستانی مسلمان اپنی کمزوری و بے چارگی اور بے بسی کے باوجود ''بابری مسجد'' کے تحفظ و بقا کے لیے اپنے ملک ہندوستان میں جدوجہد کرتا نظر آرہا ہے۔جب کہ سعودی حکمراں کہیں سڑک بنانے تو کہیں شاپنگ مال بنانے کے لیے اسلامی تاریخی آثار اور مساجد کو پے در پے ختم کرتے چلے جارہے ہیں۔یہ سلسلہ سعودی حکومت کے قیام (۱۹۲۴ء) سے لگاتار جاری ہے، جب کہ ایک صدی قبل تک حجاز میں قائم تمام حکومتوں نے اسلامی تاریخی

آثار و مساجد کی حفاظت کر کے اسلامی تہذیب و تمدن کی حوصلہ افزا تاریخ رقم کی۔

پریس کانفرنس میں مشترکہ سنی تنظیم کے نمائندگان نے کہا کہ سعودی حکومت کا مساجد و ماثرِ اسلامی کی شہادت کا یہ اقدام خلاف شریعت و خلاف اسلام ہے۔ مسجد نبوی کی توسیع کے نام پر مسجد غمامہ، مسجد عمر فاروق، اور مسجد ابوبکر صدیق کو شہید کرنے کا منصوبہ درحقیقت اسلامی تاریخ کو مسخ کرنا اور مٹانا ہے۔ اسلامک ہیریٹیج ریسرچ فاؤنڈیشن کے ڈاکٹر عرفان علوی کے حوالے سے بتایا گیا کہ مسجد نبوی کی توسیع ضروری ہے اس میں کوئی شک نہیں مگر اس کام کے لیے جس طرح تین تاریخی مساجد کو شہید کیا جارہا ہے اور حضور نبی کریم ﷺ کے گنبد خضریٰ کو مٹانے کی جو خطرناک سازش کی جارہی ہے وہ پوری امت مسلمہ کے لیے تشویش ناک ہے۔

مطالبات:

مشترکہ سنی تنظیم نے سعودی حکومت کے نام اپنے میمورنڈم میں مطالبہ کیا کہ

۱۔ سعودی حکومت مسجد نبوی کی توسیع سے متعلق پروجیکٹ کے سلسلے میں گنبد خضریٰ کے تحفظ و احترام کی مکمل ضمانت دے۔

۲۔ جنت کی کیاری (ریاض الجنۃ، حدیث میں جس کی فضیلت موجود ہے) اور موجودہ مصلیٰ (منبر و محراب) کو قائم و باقی رکھتے ہوئے توسیع کی جائے۔

۳۔ مدینہ منورہ کی تین قدیم مساجد، مسجد غمامہ، مسجد ابوبکر، مسجد عمر فاروق کو باقی رکھتے ہوئے مسجد نبوی کی توسیع کی جائے۔

۴۔ حضور اقدس ﷺ سے منسوب مسجد نبوی کے آثار (ریاض الجنۃ، مصلیٰ، منبر وغیرہ) کے تحفظ کو مقدم رکھا جائے۔

اس میمورنڈم پر مشترکہ سنی تنظیم کے نمائندگان جن میں علما و سرکردہ شخصیات شامل ہیں کے دستخط موجود ہیں۔

اہم فتویٰ کا اجرا:

سعودی حکومت کے اسلامی آثار کے مسلسل انہدام اور منصوبوں سے متعلق مسلم نمائندگان نے دس سوالات پر مشتمل علمائے اسلام سے ایک استفتاء کیا جس کے جواب میں علما و مفتیان کرام نے جو فتویٰ جاری کیا اسے بھی اس پریس کانفرنس میں میڈیا کے نمائندگان کو دیا گیا۔ اس فتوے میں سعودی حکومت کے ذریعے کی جارہی انہدامی کارروائیوں کو خلافِ اسلام و خلافِ شریعت قرار دیا گیا اور مسلمانوں سے اپیل کی گئی کہ اس طرح کے غیر اسلامی اقدامات کے خلاف متحد و منظم احتجاج درج کرائیں ۔ واضح رہے کہ یہ فتویٰ مہاراشٹر کی اہم اسلامی درس گاہ جامعہ حنفیہ سنیہ سے جاری کیا گیا۔ اس پر ۲۵ سے زائد مفتیان کرام اور علمائے اسلام کے تصدیقی دستخط موجود ہیں۔

پریس کانفرنس میں آل انڈیا سنی جمیۃ العلما، رضا اکیڈمی، سنی جمعیت الاسلام، غریب نواز اکیڈمی، نوری مشن، سنی دعوت اسلامی، دعوت اسلامی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اکیڈمی، جماعت رضائے مصطفیٰ، ادارۂ اورنگ زیب ، اعلیٰ حضرت فاؤنڈیشن، مجدد الف ثانی فاؤنڈیشن کے نمائندگان اور جامعہ حنفیہ سنیہ، دارالعلوم اشرفیہ، جامعۃ الرضا برکات العلوم، دارالعلوم عظمت مصطفیٰ، دارالعلوم غوثیہ رضویہ، دارالعلوم غوث اعظم، دارالعلوم اہلسنت فیض القرآن، مدرسہ اہلسنت امیر حمزہ کے مدرسین و ذمہ داران موجود تھے۔

بشکریہ محترم جناب غلام مصطفیٰ رضوی صاحب (مالیگاؤں انڈیا):

حرمین شریفین میں سعودی حکومت کے غیر شرعی اقدامات سے متعلق اہم فتویٰ

حضرت علامہ مفتی واجد علی یار علوی مدظلہ العالی
(مالیگاؤں ناسک، انڈیا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قابلِ صد احترام معزز علمائے اسلام و مفتیانِ کرام
السلام علیکم!
عرض گزارش یہ ہے کہ سعودی بادشاہوں اور حجازِ مقدس سے متعلق کچھ سوالات پیشِ خدمت ہیں۔ عرض ہے کہ شریعتِ مطہرہ کی روشنی میں ان کے جوابات دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(مستفتیان: حاجی یوسف الیاس۔محمد ساجد محمد داؤد۔حاجی محمد زین العابدین، مالیگاؤں)

سوال ا:

کیا قرآن و حدیث میں اس بات کی ضمانت موجود ہے کہ مکۂ معظمہ اور مدینہ منورہ پر جن کا اقتدار ہوگا وہ ہمیشہ صراطِ مستقیم پر ہوں گے؟ یا یہ کہ حرمین شریفین پر کبھی بھی گمراہ اور بد مذہب حکومت نہیں کر سکیں گے؟

جواب:

الحمدللّٰہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الامین الکریم

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے:

اتباع عبدالوھاب الذین خرجوا من نجد و تغلبو اعلیٰ الحرمین ینتحلون مذھب الحنابلۃ لکنھم اعتقدوا انھم ھم المسلمون و ان من خالف اعتقادھم مشرکون واستباحوا بذالک قتل اھل السنۃ وقتل علمائھم

یعنی: ''عبدالوہاب نجدی کے ماننے والے نجد سے نکل کر مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ پر قبضہ کرلیا اور اپنے کو حنبلی مذہب ظاہر کرتے تھے، لیکن ان کا عقیدہ یہ ہے کہ فقط وہی لوگ مسلمان ہیں۔ اور جو ان کے اعتقاد کی مخالفت کریں وہ کافر و مشرک ہیں، اسی وجہ سے وہ لوگ اہل سنت اور ان کے علماء کو قتل کرنا جائز سمجھتے ہیں۔''

(شامی، مطبوعہ دیوبند، صفحہ ۳۰۹، جلد ۳)

اور دیوبندیوں کے مولانا حسین احمد ٹانڈوی دارالعلوم دیوبند کے سابق صدرالمدرسین ''الشہاب الثاقب'' صفحہ ۴۲ پر لکھتے ہیں:

''محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتداءً تیرہویں صدی میں نجد عرب سے ظاہر ہوا اور چوں کہ یہ خیالاتِ باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لیے اس نے اہل سنت والجماعت سے قتل و قتال کیا، ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا، ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا، ان کے قتل کو باعث ثواب و رحمت شمار کرتا رہا، اہلِ حرمین کو خصوصاً اور اہلِ حجاز کو عموماً اس نے تکلیفِ شاقہ

پہنچائی، سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کیے، بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کی تکلیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ چھوڑنا پڑا اور ہزاروں آدمی اس کے اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔"

(الشہاب الثاقب باب اول صفحہ ۲۲۱، ناشر دار الکتاب غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

اور الشہاب الثاقب کے صفحہ ۲۲۳ پر مولانا حسین احمد ٹانڈوی نے لکھا ہے:

"محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل اسلام وتمام مسلمانانِ دیار مشرک و کافر ہیں، اور ان سے قتل وقتال کرنا ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال و جائز بلکہ واجب ہے۔"

(الشہاب الثاقب باب اول صفحہ ۲۲۳، ناشر دار الکتاب غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

اسی وجہ سے وہابیوں نے مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ میں بے انتہا مظالم ڈھائے، یہاں تک کہ جنت البقیع میں حضرت عثمان غنی، حضرت دائی حلیمہ، حضرت فاطمۃ الزہرا، حضرت امام حسن، حضور ﷺ کی ازواج مطہرات اور بہت سے جلیل القدر صحابہ صحابیات رضی اللہ عنہم کے مزارات کو ہتھوڑوں اور پھاوڑوں سے توڑا اور کھود کر پھینک دیا اور مکہ مکرمہ میں بھی جنت المعلیٰ قبرستان میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے مزار مبارک کے گنبد کو توڑ دیا اور بیچ قبرستان میں صحابہ کرام کی قبروں پر پختہ سڑک بنا دی۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے اوپر پکی سڑک بنا دی۔ یہاں تک کہ مسجدیں جو بنصِ قرآن اللہ تعالیٰ کی ہیں، جیسا کہ پارہ ۲۹ سورہ جن میں ہے:

وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ

وہابیوں نے مسجدِ شجرہ جہاں درخت نے حضور کے سچے نبی ہونے کی گواہی دی تھی اسے کھود کر پھینک دیا۔ غارِ ثور اور غارِ حرا کے مبارک پہاڑوں کی مسجدوں کو بھی ڈھا دیا، اور اب حضور ﷺ کے گنبد خضرا کو توڑنے کا پروگرام بنا رہی ہے، حضرت سید احمد زینی دحلان مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ

''وہابی جب مسجدوں اور قبروں کو توڑ رہے تھے بڑی ڈینگیں مارتے تھے اور ڈھول بجا بجا کر گاتے تھے اور صاحب قرآن کو گالیاں دیتے تھے یہاں تک کہ اس ظالم قوم وہابی نے بعض قبروں پر پیشاب بھی کیا۔''

(خلاصۃ الکلام فی بیان امراء الحرام، جلد ثانی، ص ۲۷۸)

۳۲۰ھ میں عباسی خلیفہ مقتدر باللہ کے زمانہ میں مرتد ابوطاہر قرامطی کے فتنہ کے سبب حج بند ہوگیا اس نے خاص حج کے زمانہ میں مکہ معظمہ پر غلبہ حاصل کیا، مسجد حرام کے اندر ہزاروں حاجیوں کو قتل کر ڈالا اور مقدس پتھر حجر اسود پر اپنا گرز مار کر توڑ ڈالا اور اس کو اکھاڑ کر اپنے دارالسلطنت ہجر میں لے گیا، یہاں تک کہ بیس برس تک کعبہ معظمہ سے حجر اسود جدا رہا۔ پھر عباسی خلیفہ مطیع کے زمانہ میں جب قرامطہ مغلوب ہوگئے تو حجر اسود پھر ہجر سے لاکر کعبہ معظمہ کی دیوار کے کونے میں بدستور سابق جوڑا گیا۔ علامہ سمہودی رحمۃ اللہ علیہ 'وفاء الوفا' جلد اول، صفحہ ۳۲۹ر میں تحریر فرماتے ہیں:

ان الاستعلاء علیٰ المسجدوالمدینة کان فی ذلك الزمان للشیعةوکان القاضی والخطیب منهم حتی ذکر ابن فرحون ان اهل السنت لم یکن احد منهم یتظاهر بقراءة کتب اهل السنة

یعنی: ''اس زمانہ میں مسجد نبوی اور مدینہ شریف پر رافضیوں کا قبضہ تھا، قاضی شہر اور مسجد نبوی کے امام وخطیب سب روافض ہی تھے، یہاں تک کہ ابن فرحون کا بیان ہے کہ کوئی شخص مدینہ منورہ میں اہل سنت وجماعت کی کتابوں کو اعلانیہ نہیں پڑھ سکتا تھا۔''

نوٹ:

مندرجہ بالا عبارتوں سے واضح ہے کہ دور حاضر یا زمانہ آئندہ میں مکہ معظمہ

اور مدینہ منورہ پر مرتدوں کا قبضہ ہو جانا کوئی نئی بات نہیں ہے۔ اس مقدس سرزمین پر مرتدوں اور بدمذہبوں کا بہت سالوں تک قبضہ وتسلط رہا۔ آج کوئی بھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا ہے کہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ پر جن کا اقتدار ہو وہ ہمیشہ صراط مستقیم پر رہیں گے۔ رہی بات رحمت عالم ﷺ نے فرمایا: ان الشیطان قد أیس من ان یعبدہ المصلون فی جزیرۃ العرب ولکن فی التحریش بینھم کا مطلب یہ ہے کہ جزیرۂ عرب میں کوئی مومن بت پرستی کی طرف لوٹ کر شرک نہ کرے گا۔ وہابی نے بھی اس کو تسلیم کیا ہے۔ جیسا کہ مشکوٰۃ مترجم وہابی، مطبوعہ کراچی جلد اول صفحہ ۲۳ رمیں ہے کہ

> ''شیطان اس امر سے مایوس ہوگیا ہے کہ مصلی (مومن) جزیرۂ عرب میں اس کی عبادت کریں (یعنی بت پرستی میں مبتلا رہیں) اور اسی وجہ سے وہ ان کے درمیان لڑائی جھگڑا پیدا کیا کرتا ہے۔''

وہابی کے اس ترجمہ سے واضح ہوگیا کہ شیطان کی عبادت کا مطلب ہے بت پرستی میں مبتلا رہنا یعنی جزیرۂ عرب کے مسلمان بت پرستی میں مبتلا رہیں ایسا نہ ہوگا۔

سوال ۲:

کیا قرآن وحدیث میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ کعبۂ مقدس اور مسجد نبوی شریف میں امامت کا موقع جن علما کو ملے گا وہ ہمیشہ صحیح العقیدہ مسلمان ہوں گے؟ یا یوں کہ کبھی بھی گمراہ مولوی کعبۂ مقدس یا مسجد نبوی شریف میں منصب امامت وخطابت پر فائز نہیں ہو سکے گا؟

جواب:

ایسا نہیں ہے بلکہ آج بھی بد مذہب ہی امام ہیں۔

سوال ۳:

حجاز مقدس پر گزشتہ آٹھ دہائیوں سے سعودیوں کی جو خاندانی حکومت جاری ہے اُسے اسلامی حکومت مانا جا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب:

حجاز مقدس پر گزشتہ آٹھ دہائیوں سے سعودیوں کی جو خاندانی حکومت جاری ہے اسے اسلامی حکومت نہیں مانا جائے گا۔ بلکہ غاصبانہ وہابی حکومت ہے۔

سوال ۴:

زید کا کہنا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے مکہ شریف اور مدینہ شریف (طائف وجدہ وغیرہ) کو نامِ حجاز سے یاد فرمایا، اہلِ اسلام بھی اس خطے کو حجاز مقدس کے نام سے یاد کرتے رہے۔ مگر سعودی بادشاہوں نے گزری صدی میں عہدِ رسالت مآب ﷺ کے نام کو بدل دیا اور اپنے باپ دادا کے نام پر اسے سعودیہ عربیہ بنا دیا، زید کا کہنا ہے کہ سعودیوں کی یہ کارروائی قابلِ مذمت ہے، مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ سعودی عرب کہنے کے بجائے حجازِ مقدس سے علاقۂ مکہ شریف و مدینہ شریف (جدہ وغیرہ) کو یاد کریں۔ کیا زید کا یہ موقف صحیح ہے؟

جواب:

بے شک سعودیوں کی یہ کارروائی قابلِ مذمت ہے، زید کا موقف صحیح ہے۔

سوال ۵:

زید کا کہنا ہے کہ انگریز کی پشت پناہی سے ۱۹۲۴ء میں جب سعودیوں نے

حجازِ مقدس پر غاصبانہ قبضہ کیا تو حرمین شریفین کی بہت بے حرمتی کی۔ مسجد نبوی شریف کے تقدس کو پامال کیا۔ روضۂ رسول ﷺ کی بے ادبی کی۔ حجاز پاک کی سرزمین پر جہاں رسول اللہ ﷺ نے پیڑ پودوں اور جھاڑیوں کو بھی کاٹنے سے منع فرمادیا، وہاں سعودیوں نے اہل سنت کے ہزاروں علمائے کرام اور مسلمانوں کا قتل و قتال کیا۔ زیارت روضۂ رسول ﷺ کو حرام کہہ کر زائرین روضۂ رسول ﷺ پر تشدد کیا۔ مسلمانوں کو مشرک قرار دے کر خون کی ندیاں بہا دیں۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا زید کے یہ الزامات صحیح ہیں؟ اگر زید واقعی صحیح کہتا ہے تو کوئی ایسا مستند حوالہ پیش کیجئے کہ جسے دیکھنے کے بعد اپنے بیگانے سبھی سعودیوں کی قتل و غارت گری اور مقامات مقدسہ کی بے حرمتی سے متعلق زید کے ہم خیال ہونے پر مجبور ہو جائیں؟

جواب:

زید کی جانب سے الزامات نہیں ہیں بلکہ حقیقتِ حال یہی ہے، جواب (۱) میں حوالہ مذکور ہے۔

سوال ۲:

سعودیوں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت عثمان غنی و دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے مزارات و مقابر کو بے دردی سے مٹا دیا، اس کا اعتراف سعودی مفتی نے ان الفاظ میں کیا ہے:

> ''حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور دوسروں کی قبروں پر تعمیر گنبدوں کو ڈھایا اور اسی طرح دیگر تمام گنبدوں کو زمیں بوس کر کے اللہ تعالیٰ کی توحید کا پرچم بلند کیا۔''

(حوالہ: امام محمد بن عبدالوہاب: دعوت و سیرت، از عبدالعزیز بن عبداللہ باز مفتی اعظم سعودی عرب، وزارت اسلامی امور و اوقاف و دعوت و ارشاد مملکت سعودی عرب، صفحہ ۵۰)

[ان کے اس عقیدے کی بنیاد پر ساری دنیا کے مسلمان گنبد خضرا کے تحفظ کی خاطر بے چین ہیں] کیا سعودیوں کا یہ کام قرآن وسنت کے مطابق تھا؟ اگر نہیں تو اس طرح کی کارروائیوں پر سعودی بادشاہوں پر شریعت کا کیا حکم عائد ہوگا؟

جواب:

سعودیوں کا یہ کام قرآن وسنت کے خلاف ہے ایسے ظالم، فاسق بادشاہوں کو حجاز مقدس سے دور کیا جائے۔

سوال ۷:

سعودی بادشاہوں نے حضور اکرم ﷺ کی والدۂ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک (بمقام ابواء شریف) کو ایک دہائی قبل مسمار کر دیا، سعود نواز حلقوں کی جانب سے کہا گیا کہ معاذاللہ حضرت آمنہ صاحب ایمان نہ تھیں۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ حضرت آمنہ کی قبر مبارک کے نشانات کو مٹانے اور ختم کرنے کی جو حرکت سعودی حکومت نے کی ہے اس کے متعلق کوئی شرعی حکم سعودی بادشاہوں پر عائد ہوتا ہے یا نہیں؟ اسی طرح جو لوگ حضرت آمنہ کو صاحب ایمان نہیں مانتے ایسے لوگوں کے ساتھ مسلمانوں کو کیا سلوک کرنا چاہیے؟

جواب:

حضور ﷺ کے والدین کریمین اور آبا و اجداد سب ابراہیم علیہ السلام کے دین پر تھے لہذا مومن ہوئے۔ نیز یہ تمام حضرات حضور ﷺ کے اعلانِ نبوت سے پہلے ایسے زمانے میں وفات پا گئے جسے زمانۂ 'فترت' کہا جاتا ہے لہذا ہرگز ہرگز ان حضرات کو کافر نہیں کہا جا سکتا بلکہ ان لوگوں کو مومن ہی کہا جائے گا۔ یا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کو زندہ فرما کر ان کی قبروں سے اٹھایا اور انھوں نے کلمہ پڑھ کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی تصدیق کی۔ لہٰذا جو لوگ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو صاحبِ ایمان نہیں مانتے ہیں یا ان کے مزارِ مبارک کو مٹانے کی ناپاک حرکت کی ہے وہ ظالم فاسق ناعاقبت اندیش، سخت گنہگار، عذابِ نار کے مستحق ہیں۔ ان کا بائی کاٹ کیا جائے۔

سوال ۸:

سعودی بادشاہوں نے سعودی علما اور مفتیوں کی اجازت سے مکۂ معظمہ اور مدینۂ منورہ کی متعدد مسجدوں کو شہید کر کے کہیں شاہراہ بنائی، کہیں ہوٹل قائم کیا، کہیں شاپنگ مال بنایا، کہیں اپنا محل بنایا، دریافت طلب امر یہ ہے کہ مساجد کو شہید کرنے جیسے بھیانک ترین گناہوں کی سزا قرآن و حدیث میں کیا ہے؟ اور ان سزاؤں کا اطلاق سعودی بادشاہوں اور سعودی علما و مفتیوں پر ہوگا یا نہیں؟

جواب:

قرآن پاک پارہ ۱۰ / سورہ توبہ میں ارشادِ ربِ ذوالجلال ہے:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَاللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔

اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے۔ اور پہلا پارہ، سورہ بقرہ رکوع ۱۴ / آیت ۱۱۴ / میں ہے:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰہِ اَنْ یُّذْکَرَ فِیْھَا اسْمُہٗ وَسَعٰی فِیْ خَرَابِھَا۔

ترجمہ: ''اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں کو روکے ان میں نامِ خدا لیے جانے سے اور ان کی ویرانی میں کوشش کرے۔''

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَهُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ وَّلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ۔

یعنی: ''ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں بڑا عذاب ہے۔''

مساجد کو ویران کرنے والے سعودی بادشاہ ہوں یا کوئی اور، ایسے لوگ ظالم، بے باک اللہ کی اطاعت سے دور، سخت گنہگار اور جہنم کے مستحق ہیں، ان سے دور رہنا اور انھیں اپنے سے دور رکھنا تمام مسلمانوں پر واجب ہے۔

سوال ۹:

۲۰۰۷ء میں سعودی عرب کے مفتی اعظم عبدالعزیز آل شیخ کی دستخط سے فتویٰ جاری ہوا جس میں رسول کریم ﷺ اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق وحضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے مزارات منہدم کرنے اور گنبدِ خضرا کو مسمار کرنے کی ترغیب دی گئی تھی، دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس طرح کی ناپاک جسارت کرنے والے سعودی مفتی کے لیے شریعتِ اسلامیہ کا کیا حکم ہے؟

جواب:

یہ ان کی ناپاک اور جری جسارت ہے۔ اس سے انھیں حتی المقدور روکا جائے۔ جیسا کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے:

مَنْ رَاٰی منکم مُنْکَراً فلیغیره بیده فَاِنْ لَّمْ یَستطع فبلسانه فان لم یستطع فبقلبه و ذلك اضعف الایمان۔

یعنی: ''تم میں سے کوئی کسی کے اندر خلافِ شرع بات دیکھے تو چاہیے کہ وہ اسے اپنے ہاتھوں سے روک دے۔ اگر یہ نہ کر سکے تو زبان سے روکے، اگر یہ بھی نہ کر سکے تو انھیں دل سے بُرا جانے

اور یہ ایمان کا کم تر درجہ ہے۔"

لہٰذا ایسی نازیبا سازشوں سے انھیں ضرور تمام مسلمان روکیں۔

سوال ۱۰:

سعودی حکومت نے مسجد نبوی شریف کی توسیع کا جو منصوبہ تیار کیا ہے اس کا اصل مقصد یہی نظر آتا ہے کہ کسی طرح گنبد خضرا کو شہید کر دیا جائے اور حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے مزارات مقدسہ کو منہدم کر دیا جائے، اسی طرح مسجد نبوی کی توسیع کے لیے جو پروجیکٹ بنایا گیا ہے اس میں اس بات کا خاص دھیان رکھا گیا ہے کہ منبر رسول ﷺ کو منہدم کر دیا جائے۔ تاکہ ریاض الجنۃ (جس کی فضیلت کے بارے میں صریح حدیث بھی موجود ہے) کے آثار اور نشانات ختم ہو جائیں۔ ایسی صورتِ حال میں دنیا کے مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب:

اس کا جواب بھی جواب (۹) میں موجود ہے۔

هٰذا ما ظهرلی والعلم بالحق عِندالله تعالیٰ ورسولهٖ الاعلیٰ اتم واحکم۔

کتبہٗ و رتبہٗ
واجد علی یار علوی
جامعہ حنفیہ سنیہ مالیگاؤں ناسک

قسط نمبر ۹:

دیوبندی خود بدلتے نہیں کتابوں کو بدل دیتے ہیں

(میثم عباس قادری رضوی)

massam.rizvi@gmail.com

تفسیر عزیزی سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خصائص نقل کرنے میں مولوی ظفر احمد قادری دیوبندی کی تحریفات:

مولوی ظفر احمد قادری دیوبندی صاحب نے ایک کتاب بنام ''حضور پُر نور ﷺ اور چار زندہ نبی ﷺ'' لکھی جو چار دیوبندی علما مولوی عبید اللہ انور دیوبندی جانشین مولوی احمد علی لاہوری، مولوی حامد میاں دیوبندی جامعہ مدنیہ کریم پارک، مولوی عبد اللہ دیوبندی ملتان اور مولوی سعید الرحمٰن علوی دیوبندی سابق ایڈیٹر خدام الدین لاہور کی پسندیدہ ہے اس کتاب میں حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر ''فتح العزیز'' سے حضور علیہ السلام کے خصائص بھی نقل کیے گئے ہیں لیکن کچھ خصائص مولوی ظفر احمد قادری دیوبندی صاحب نے بغضِ رسول کی وجہ سے نقل نہیں کیے۔ تفصیل ملاحظہ کریں:

دیو بندی تحریف نمبر ۲۷:

حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کی تحریر کردہ عبارت کا عکس ملاحظہ کریں:

هیچکس اثر فضلات ایشان را بر روی زمین ندیده زمین
شگافت و فرو میبرد و از آن مکان بوئے مشک می شمیدند و در وقت تولد مختون پیدا شدند و ناف بریده و پاک صاف
هرگز لوث نجاست بر بدن ایشان نبود

(تفسیر فتح العزیز فارسی سورہ والضحیٰ پارہ عم جلد ۴ صفحہ ۲۱۹ مطبوعہ المکتبۃ الحقانیۃ کانسی روڈ کوئٹہ)

اس فارسی عبارت کا مفہوم ہے کہ

''کسی آدمی نے آپ کے بول مبارک کو زمین پر نہ دیکھا تھا زمین پھٹ کر اسے نگل لیتی تھی اور اس جگہ سے مشک کی خوشبو آتی تھی اور بوقت ولادت آپ (ﷺ) ختنہ شدہ اور ناف کٹے ہوئے پیدا ہوئے اور پاک و صاف تھے بدن پر نجاست ہرگز نہ تھی۔''

لیکن جب مولوی ظفر احمد قادری دیو بندی صاحب نے تفسیر ''فتح العزیز'' سے خصائص نبوی نقل کیے تو حضور ﷺ کے ''ختنہ شدہ اور ناف بریدہ'' ہونے والی خصوصیت کو نقل نہیں کیا۔ اس تحریف شدہ عبارت کا عکس بھی ملاحظہ کریں:

آپ کے فضلات پاک تھے، زمین نگل لیتی تھی۔
اور وہاں سے خوشبو آتی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو بالکل
پاک صاف ستھرے تھے۔

(حضور پُرنور اور چار زندہ نبی ﷺ صفحہ ۳۸، مطبوعہ مکتبہ قادریہ داتا گنج لاہور)

دیو بندی تحریف نمبر ۲۸:

حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی حضور ﷺ کی پیدائش کے

متعلق بیان کردہ خصائص پر مبنی عبارت کا عکس ملاحظہ کریں:

در وقت تولد ایشان نورے منتشر شد کہ بسبب آن شہر ہائے شام مادر ایشان را نمودار شد و چون بر زمین افتادند سجدہ کنان وانگشت خود را سوئے آسمان برداشتہ

(تفسیر فتح العزیز فارسی سورہ والضحیٰ پارہ عم جلد ۴ صفحہ ۲۱۹ مطبوعہ المکتبۃ الحقانیہ کانسی روڈ کوئٹہ)

اس فارسی عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ

''حضور ﷺ سجدہ کرتے ہوئے اور شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے پیدا ہوئے اور بوقت ولادت ایک نور چمکا جس کی روشنی سے آپ کی والدہ محترمہ کو شام کے شہر نظر آئے اور فرشتے آپ ﷺ کا جھولا جھلاتے تھے۔''

مولوی ظفر احمد قادری دیوبندی صاحب نے تفسیر ''فتح العزیز'' سے مذکورہ خصائص نبوی مذکورہ نقل کرتے ہوئے تحریف کا ارتکاب کیا اس تحریف شدہ اقتباس کا عکس ملاحظہ کریں:

زمین پر سجدہ کرتے ہوئے شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھائے ہوتے تھے۔ آپ کا جھولا فرشتے جھولاتے تھے۔

(حضور پرنور اور چار زندہ نبی صفحہ ۲۸ مطبوعہ مکتبہ قادریہ واہگہ لاہور)

پیش کیے گئے اقتباس میں دیوبندی مولوی صاحب نے بوقت ولادت حضور ﷺ کا سجدہ کرنا، شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھانا اور فرشتوں کا حضور ﷺ کو جھولا جھلانے کا ذکر تو کیا ہے لیکن ان کے درمیان یہ خصوصیت دیوبندی مولوی صاحب کے دل میں چھپے بغض رسول کی نذر ہوگئی کہ

''حضور ﷺ کی ولادت کے وقت ظاہر ہونے والے نور کی روشنی میں حضرت سیدہ طاہرہ آمنہ رضی اللہ عنہا کو شام کے شہر نظر آئے۔''

دیوبندی تحریف نمبر ۲۹:

حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خصائص نبوی کے بیان کے متعلق مزید عبارت کا عکس ملاحظہ کریں:

و جنبیدن ایشان ماہ
می جنبید ماہ تاباں بجانب ایشاں در حالت طفولیت کہ در گہوارہ بودند بطرف میز ایشاں ہر گاہ اشارہ می‌ساختند می جنبید و بسوئے
ایشاں مائل میشد و بارہا در حالت گہوارہ تکلم فرمودہ اند و ہمیشہ ابر بر وقت تمازت گرما بر ایشاں سایہ می‌انداخت

(تفسیر فتح العزیز فارسی سورہ والضحیٰ پارہ عم صفحہ ۲۳۹ جلد ۴، مطبوعہ المکتبۃ الحقانیہ کانسی روڈ کوئٹہ)

منقولہ بالا فارسی عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ

"چاند بچپن میں جھولے میں آپ ﷺ سے باتیں کرتا تھا جب
اس کو اشارہ کرتے تو ان کی طرف جھکتا تھا اور بارہا جھولے میں
جھولتے کلام کیا اور بادل ہمیشہ آپ پر سایہ کرتے تھے۔"

مولوی ظفر احمد قادری دیوبندی صاحب نے تفسیر "فتح العزیز" سے خصائص نبوی نقل کرتے ہوئے اس اقتباس کی نقل میں بھی تحریف کا ارتکاب کیا۔ تحریف شدہ اقتباس کا عکس ملاحظہ کریں:

چاند آکر آپ سے باتیں کرتا تھا۔ بادل آپ پر سایہ کرتے تھے

(حضور پرنور ﷺ اور چار زندہ نبی علیہم السلام صفحہ ۳۸ مکتبہ قادریہ داتا گنج ضلع لاہور)

قارئین! آپ نے دیوبندی مولوی صاحب کی کتاب سے اقتباس ملاحظہ کیا جس میں چاند کا حضور سے باتیں کرنا بادل کا آپ پر سایہ کرنا تو بیان کیا گیا ہے لیکن ان کے درمیان یہ خصوصیت نقل ہی نہیں کی گئی کہ "آپ ﷺ چاند کو اشارہ کرتے تو وہ آپ ﷺ کی طرف جھکتا تھا۔" یوں حضور ﷺ کی یہ خصوصیت بھی دیوبندی مولوی صاحب کے بغض رسول کی نذر ہو کر نقل ہونے سے رہ گئی۔

دیوبندی تحریف نمبر ۳۰:

حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے خصائص نبوی کے بیان میں ایک خصوصیت عدم سایہ مصطفیٰ بھی بیان کی ہے۔ اس کا عکس ملاحظہ کریں:

واگر زیر درختے می آمدند سایۂ درخت بسمت ایشان متوجہ میشد و سایہ ایشان بر زمین نمی افتاد و بر جامہائے ایشان مگس نمی نشست

(تفسیر فتح العزیز فارسی سورۃ والضحیٰ پارہ عم جلد ۴ صفحہ ۲۱۹ المکتبۃ الحقانیہ کانسی روڈ کوئٹہ)

مندرجہ بالا عکسی عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ

''حضور صلی اللہ علیہ وسلم اگر درخت کے تلے تشریف لائے تو درخت کا سایہ آپ کی طرف متوجہ ہوتا تھا اور آپ کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا اور آپ کی پوشاک پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔''

مولوی ظفر احمد قادری دیوبندی صاحب ان خصائص کو نقل کرتے ہوئے بھی تحریف کا ارتکاب کرنے سے باز نہ رہ سکے، ان کے اس تحریف شدہ اقتباس کا عکس ملاحظہ کریں:

درخت کی طرف آپ تشریف لے جاتے وہ اُسی طرف آپ کے لیے سایہ کرتا تھا۔ آپ کی پوشاک یا بدن مبارک پر مکھی نہ بیٹھتی تھی

(حضور پُر نور اور چار زندہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۲۸ ناشر مکتبہ قادریہ واہگہ ضلع لاہور)

قارئین! آپ نے ملاحظہ کیا کہ مولوی ظفر احمد قادری دیوبندی صاحب نے یہ تو نقل کر دیا کہ ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم اگر جھاڑ تلے تشریف لاتے تو جھاڑ کا سایہ آپ کی طرف متوجہ ہوتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوشاک پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔'' لیکن ان خصائص کے درمیان ذکر کردہ یہ خصوصیت کہ ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا'' نقل نہ کر کے تحریف کا ارتکاب کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے بغض کا مزید کھلا اظہار بھی کر دیا۔

عوام اہل سنت سے اپیل!

یہ بات قابل غور ہے کہ مولوی ظفر احمد قادری دیوبندی نے اپنی کتاب کا نام "حضور پُرنور اور چار زندہ نبی ﷺ" رکھا تا کہ کتاب کا نام پڑھتے ہی یہ تاثر ملے کہ مؤلف کو حضور ﷺ سے بہت محبت ہے لیکن اسی کتاب کے اندر مذکورہ دیوبندی مولوی صاحب نے حضور پُرنور ﷺ کے خصائص بیان کرنے میں زبردست علمی خیانت اور یہودیانہ تحریفات کا ارتکاب کرتے ہوئے وہ خصائص نقل ہی نہیں کیے (جن کا بیان اوپر ہو چکا ہے) اس لیے عوام اہل سنت سے میری مخلصانہ اپیل ہے کہ علماء دیوبند کے دعویٰ محبت رسول پر ہرگز اعتبار نہ کریں کیونکہ یہ سب عوام اہل سنت کو اپنے جال میں پھنسانے کی ایک ناکام کوشش ہے اور کچھ نہیں۔

دیوبندی تحریف نمبر ۳۱:

حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ آیت مبارکہ و یکون الرسول علیکم شہیدا کے تحت حضور علیہ السلام کے "حاضر و ناظر" ہونے کے بارے میں ایمان افروز وضاحت کی ہے، اس فارسی عبارت کا عکس ملاحظہ کریں:

وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا یعنی و باشد رسول شما بر شما گواه زیرا که او مطلع است به نور نبوت به رتبه هر متدین بدین خود که در کدام درجه از دین من رسیده و حقیقت ایمان او چیست و حجابی که بدان از ترقی محجوب مانده است کدام است پس او میشناسد گناهان شمارا و درجات ایمان شمارا و اعمال نیک و بد شمارا و اخلاص و نفاق شمارا و لهذا شهادت او در دنیا بحکم شرع در حق امت مقبول و واجب العمل است و آنچه او از فضائل و مناقب حاضران زمان خود مثل صحابه و ازواج و اہل بیت یا غائبان از زمان خود مثل اویس و صله و مهدی و مقتول دجال یا از معایب و مثالب حاضران و غایبان میفرماید اعتقاد بران واجب است

(تفسیر فتح العزیز فارسی سورہ بقرہ پارہ سیقول جلد ۲ صفحہ ۶۳۴ مطبوعہ المکتبۃ الحقانیہ کانسی روڈ کوئٹہ)

اس طویل اقتباس کا مفہوم یہ ہے کہ

"اور تمہارے رسول تم پر گواہ ہوں گے کیونکہ حضور اقدس نبوت

کے نور کے سبب اپنے دین پر ہر چلنے والے کے رتبہ سے واقف

ہیں کہ حضور علیہ السلام کے دین میں اس کا کتنا درجہ ہے اور اس کے

ایمان کی حقیقت کیا ہے اور جس پردے کے سبب وہ ترقی سے رک گیا ہے وہ کونسا

حجاب ہے تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تم سب کے گناہوں کو پہچانتے ہیں اور تم سب کے ایمان

کے درجوں کو جانتے ہیں اور تمہارے اچھے برے کاموں سے واقف ہیں اور تمہارے

اخلاص اور نفاق پر مطلع ہیں کہ تم میں جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے مسلمانوں کے

سے تمام اعمال کرتا ہے تو آیا دل سے مسلمان ہے یا فقط ظاہر میں مسلمان بنتا ہے اور

دل میں منافق ہے اس لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی دنیا و آخرت میں بحکم شرع امت

کے حق میں مقبول اور اس پر عمل واجب ہے۔" اور آپ کے زمانے کے حاضرین جیسے

صحابہ، ازواج مطہرات اور اہل بیت اطہار یا آپ کے زمانے سے غائب جیسے اویس،

صلہ، مہدی، اور دجال کے ہاتھوں قتل ہونے والوں کے فضائل و مناقب یا حاضر اور

غائب لوگوں کے عیب اور برائیاں بیان فرمائے ہیں ان سب پر اعتقاد رکھنا واجب

ہے"۔

حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کے اس ایمان افروز وہابیت سوز اقتباس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حاضر و ناظر ہونا صراحتاً ثابت ہوتا ہے اس لیے تفسیر "فتح العزیز" کے اردو ترجمہ میں مولوی محمد علی دیوبندی صاحب نے اس اقتباس کا ترجمہ کرتے ہوئے تحریف کا ارتکاب کیا اور عبارت کا مکمل ترجمہ نہیں کیا۔ نقل کردہ فارسی کتاب کے آخر سے بھی کچھ الفاظ کا ترجمہ نہیں کیا گیا لیکن سردست مسئلہ حاضر و ناظر سے متعلق عبارت پر گفتگو کرنا مقصود ہے اس لیے حاضر و ناظر کے متعلقہ تحریف شدہ عبارت کا عکس ملاحظہ فرمائیں: وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَهِیْدًا۔

اور ہووے گا یہ رسول تمہارے لیے گواہ کہ تم عادل ہو کر گواہی تمہاری قبول کی جاوے کیونکہ رسول بسبب نور نبوت کے ہر شخص کی دیانت اور امانت کا درجہ بخوبی جانتا ہے کہ کس درجہ تک نور ایمان ان کا پہنچا ہے اور کونسا امر یعنی پردہ ترقی سے مانع ہوا ہے اسی لیے کہ جو مناقب کہ صحابہ کرام اور بعض تابعین اور امام مہدی وغیرہ حاضرین وغائبین کے بیان فرمائے ہیں اور جو معائب بعضے حاضرین وغائبین کے فرمائے ہیں وہ سب واجب الیقین ہیں

(تفسیر عزیزی مترجم اردو جلد دوم صفحہ ۱۸۵۰ ایچ ایم سعید کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کراچی)

مولوی محمد علی دیو بندی صاحب نے تفسیر ''فتح العزیز'' فارسی سے (جس کا عکس پہلے نقل کیا جا چکا ہے)
سے پس اوسی شناسد تا واجب العمل ست۔ تک فارسی عبارت کا ترجمہ کرنا گوارا ہی نہیں کیا جس فارسی
عبارت کا دیو بندی مولوی صاحب نے ترجمہ نہیں کیا اس کا مفہوم قارئین کی آسانی کیلئے الگ سے نقل کیا جاتا ہے۔
تا کہ قارئین پر دیو بندی مولوی صاحب کی تحریف روز روشن کی طرح واضح ہو جائے۔

''تو حضور انور ﷺ تم سب کے گناہوں کو پہچانتے ہیں اور تم سب کے ایمان کے
درجوں کو جانتے ہیں اور تمہارے اچھے برے کاموں سے واقف ہیں اور تمہارے
اخلاص اور نفاق پر مطلع ہیں کہ تم میں جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے مسلمانوں کے
سے تمام اعمال کرتا ہے تو آیا دل سے مسلمان ہے یا فقط ظاہر میں مسلمان بنتا ہے اور
دل میں منافق ہے اس لیے حضور اکرم ﷺ کی گواہی دنیا و آخرت میں بحکم شرع امت
کے حق میں مقبول اور اس پر عمل واجب ہے۔''

تفسیر ''فتح العزیز'' سے متعلقہ ۵ تحریفات آپ نے ملاحظہ فرمائیں کہ دیو بندی علماء نے ترجمہ میں
خیانت کرتے ہوئے ان عبارات کو مکمل نقل نہیں کیا جن کو یہ اپنے عقائد کے خلاف سمجھتے ہیں اس طرح کے طرز عمل
کا رد کرتے ہوئے فاضل دیو بند مولوی عامر عثمانی صاحب بھی لکھتے ہیں کہ

''یہ صریحاً غلط ہے کہ پورا ایک فقرہ ترجمے میں حذف کر دیا جائے۔''

(ماہنامہ تجلی دیو بند (تنقید نمبر) فروری مارچ ۱۹۶۵ء ایضاً وحید الدین خان صاحب کی تعبیر کی غلطی از افادات عامر
عثمانی دیو بندی جمع و ترتیب علی مطہر نقوی صفحہ ۵۴، ۵۵ مطبوعہ مکتبہ الحجاز اے ۲۱۹ بلاک سی الحیدری شمالی ناظم آباد
کراچی) تعجب کی بات یہ ہے کہ ایک طرف مولوی سرفراز گکھڑوی دیو بندی صاحب لکھتے ہیں:

''بلاشک دیو بندی حضرات کے لیے حضرت شاہ عبد العزیز صاحب کا فیصلہ حکم آخری
حیثیت رکھتا ہے۔''

(اتمام البرہان حصہ اول صفحہ ۱۲۸ مطبوعہ مکتبہ صفدریہ نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ)

لیکن دوسری طرف پیش کی گئی پانچ تحریفات سے معلوم ہوتا ہے کہ دیو بندی علماء حضرت شاہ عبد العزیز
صاحب کی عبارات کو اپنے خلاف سمجھتے ہوئے ان میں تحریف بھی کر دیتے ہیں۔ اب دو ہی باتیں ہیں یا تو یہ محرفین
دیو بندی نہیں یا مولوی سرفراز صاحب کا بیان جھوٹ اور تقیہ پر مبنی ہے۔ فیصلہ دیو بندیوں پر چھوڑا جاتا ہے۔

مولوی الیاس گھمن دیوبندی کی پسپائی اور اہلسنت کی سچائی

میثم عباس قادری رضوی

ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب، عالم اہلسنت فاتح عیسائیت حضرت مولانا آل حسن مُہانی رضوی کی ''کتاب الاستفسار'' کے پیش لفظ میں لکھتے ہیں کہ

''مولانا آل حسن مُہانی نے پادری فنڈر کی کتاب میزان الحق مطبوعہ ۱۸۴۳ء کا جواب لکھا اور اس پر وہ ضرب کاری لگائی کہ پادری فنڈر کو اپنی کتاب میزان الحق نئے سرے سے بدلنی پڑی اور بہت سی باتیں جن پر مولانا آل حسنؒ نے جلی گرفت کی تھی انہیں نکال دیا پادری فنڈر نے میزان الحق کا نیا نسخہ ۱۸۴۹ء میں اکبر آباد سے فارسی میں شائع کیا اس کی یہ نئی اشاعت کتاب الاستفسار کی کامیابی کا کھلا اقرار ہے پھر اس نئے نسخہ میزان الحق کا حضرت علامہ رحمت اللہ کیرانویؒ نے پورا تعاقب کیا یہ لوگ پھر اسے بدلنے پر مجبور ہوگئے پھر چوتھی بار ڈاکٹر سنکلیر نے تنقیح میزان الحق کے نام سے اسے نئی ترتیب دی اور اس کے بہت سے مضامین کو آگے پیچھے کیا اور کئی باتیں اس میں سے نکال دیں ڈاکٹر سنکلیر نے اسے مصر سے عربی میں شائع کیا اور اس میں نہ سن طباعت ہے، نہ نام ناشر اور پریس کا نام تک نہیں بلکہ مؤلف یا مُنقّح کا نام بھی مذکور نہیں یہ ان حضرات کی ذہنی پریشانی

کا اظہار ہے میزان الحق کا یہ حال بتا رہا ہے کہ کتاب الاستفسار نے اس کی جڑیں ہلا دی تھیں۔"

(پیش لفظ کتاب الاستفسار ص ۲۵ مطبوعہ دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور)

اسی پیش لفظ میں ڈاکٹر خالد صاحب مزید لکھتے ہیں کہ

"علماء حق کی علمی گرفت سے پادریوں کے سامنے انکی اپنی مایہ ناز کتابوں کی یہ حقیقت کھلی تو انہوں نے اپنی کتابوں میں حذف واضافہ اور تراجیم شروع کر دیں اور یہ بات ان لوگوں کے لیے کوئی مشکل نہ تھی جن کے ہاتھ اللہ کی کتابوں میں تحریف سے پہلے سے رنگین تھے۔"

(پیش لفظ کتاب الاستفسار ص ۲۵ اور ۲۶ مطبوعہ دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور)

پادری فنڈر کے متعلق ڈاکٹر صاحب نے لکھا ہے کہ

"میزان الحق پر مولانا آل حسن کی گرفت دیکھ کر پادری فنڈر نے اسے دوبارہ مرتب کیا۔"

(پیش لفظ کتاب الاستفسار ص ۲۶ مطبوعہ دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور)

ایک اور پادری اسمتھ کے حوالے سے بھی ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ

"پادری اسمتھ کی کتاب "تحقیق الدین الحق" مطبوعہ ۱۸۴۲ء کے ساتھ بھی یہی سلوک ہوا حضرت آل حسن موہانی نے اس کا بھی رد لکھا مولانا رحمت اللہ نے بھی تقلیب المطاعن کے نام سے اس پر قوی گرفت کی ہے اس کے بعد پادری نے خود اپنی کتاب میں تراجیم کیں اور اپنی اس کتاب کا ایک نیا نسخہ پیش کر دیا۔"

(پیش لفظ کتاب الاستفسار ص ۲۶ مطبوعہ دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور)

عیسائی کتب میں عیسائیوں کی طرف سے کی گئی تحریفات کے متعلق ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ

"کسے معلوم نہیں کہ ان سب کتابوں میں خود ان کے مصنفین
اگلے ایڈیشنوں میں کتنی ترامیم کرتے رہے ہیں اس سے بآسانی
پتہ چل سکتا ہے کہ علمائے اسلام کی مضبوط گرفتوں نے کس طرح
صلیبی دنیا کو علمی حدود میں زیر و زبر کیا تھا۔"

(پیش لفظ کتاب الاستفسار، ص ۲۶، مطبوعہ دار المعارف الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور)

قارئین اہلسنت! دیوبندیوں کے نام نہاد محقق ڈاکٹر خالد محمود صاحب کے پیش کیے گئے حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ ان کی تحقیق کے مطابق فریق مخالف کی تنقید کے بعد اپنی کتب میں تبدیلیاں کرنا عیسائی پادریوں کا طریقہ رہا ہے۔ اس بات کو ذہن نشین رکھتے ہوئے یہ تفصیل ملاحظہ کیجئے کہ دیوبندی حضرات کے مزعومہ اسلام کے متکلم مولوی الیاس گھمن صاحب نے اگست ۲۰۱۱ء میں اہلسنت وجماعت کے خلاف ایک کتاب بنام "فرقۂ بریلویت پاک وہند کا تحقیقی جائزہ" ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی کی کتاب "مطالعۂ بریلویت" سے چوری کر کے لکھی اس مسروقہ کتاب میں مطالعۂ بریلویت سے صفحے کے صفحے من وعن نقل کیے۔ شاذ و نادر الفاظ بدلے گئے ہیں۔ راقم الحروف نے کلمۂ حق شمارہ نمبر ۸ (تاریخ اشاعت جنوری ۲۰۱۲ء) میں اس کتاب کا رد بنام "مولوی الیاس گھمن دیوبندی کے دجل وفریب کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ" شائع کرنا شروع کیا۔ مضمون کی قسط اول میں گھمن صاحب کے دس جھوٹ بیان کیئے گئے اور خصوصی طور پر یہ رسالہ گھمن صاحب کو بذریعہ رجسٹری بھیجا گیا جسے انکے ادارے کے محمد زبیر نامی دیوبندی شخص نے وصول کیا اس وصولی کی رسید ہمارے پاس محفوظ ہے۔ (اس کا عکس مضمون کے آخر میں ملاحظہ کریں) کلمۂ حق شمارہ نمبر ۹ (تاریخ اشاعت جولائی ۲۰۱۲ء) میں اس مضمون کی قسط دوم شائع کی گئی قسط اول کے شروع میں اور قسط دوم میں ہر اعتراض کے ساتھ اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ یہ اعتراضات گھمن صاحب نے مطالعۂ بریلویت سے من وعن چرائے ہیں گھمن

صاحب کو جب رسالہ بھیجا گیا تو گھمن صاحب اور دیگر دیوبندی حلقوں کی جانب سے پُر اسرار خاموشی طاری رہی اچانک ایک دن گھمن صاحب کی کتاب کا پانچواں ایڈیشن (مطبوعہ اگست ۲۰۱۲ء) مارکیٹ میں پایا گیا جس کے ٹائٹل پر اضافہ شدہ ایڈیشن لکھا تھا، اس کی ورق گردانی سے گھمن صاحب کی پُر اسرار خاموشی کی وجہ معلوم ہوتی کہ گھمن صاحب نے چوری پکڑے جانے کے بعد اسکے طبع پنجم کے آخر میں صفحہ ۶۵۷ پر ''ماخذ ومراجع'' کے ناموں کی فہرست کا اضافہ کرتے ہوئے لکھا کہ

''جن کتب سے اس کتاب کی تیاری میں مواد اور اقتباسات لیئے گئے ہیں ان کے نام قارئین کے استفادہ کے لیے یہاں لکھے جاتے ہیں۔''

(فرقہ بریلویت طبع پنجم اگست ۲۰۱۲ء مطبوعہ مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ ۸۷ جنوبی لاہور روڈ سرگودھا)

اس فہرست میں دیگر کتب کے ساتھ مطالعہ بریلویت کا نام بھی لکھا ہے یوں گھمن صاحب نے دبے لفظوں میں اپنی اس چوری کا اعتراف کرلیا اور ایک چال چلتے ہوئے ماخذ ومراجع کا اضافہ کردیا تاکہ آئندہ اس پر کوئی یہ اعتراض نہ کرسکے کہ یہ کتاب چوری کر کے لکھی گئی ہے گھمن صاحب نے اپنی کتاب میں فتاوی رضویہ کے متعلق لکھا تھا کہ

''اب تک صرف اسکی پانچ جلدیں شائع ہوئی ہیں'' اس کے آگے مزید لکھا کہ ''فتاوی رضویہ اب تک مکمل صورت میں چھپا ہوا دنیا میں کہیں موجود نہیں۔''

(فرقہ بریلویت پاک وہند کا تحقیقی کا جائزہ، صفحہ ۱۷۹، مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ ۸۷ لاہور روڈ سرگودھا طبع اول)

راقم نے اپنے مضمون میں گھمن صاحب کے اس جھوٹ کا رد بھی کیا تھا ''اضافہ شدہ'' ایڈیشن میں انہوں نے جوابا کہا کہ

''اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اقتباس اکابر کی کتب سے نقل

کیا جیسا کہ ماخذ و مراجع میں لکھ دیا گیا ہے۔''

(فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ، طبع پنجم، ص ۱۲۴، مکتبہ اہل السنہ والجماعۃ ۸۷ لاہور روڈ سرگودھا)

تحسن صاحب کو یہاں لکھنا چاہیے تھا کہ یہ اقتباس اعتماد کر کے نہیں بلکہ چوری کر کے لکھا گیا ہے لیکن بدنامی کے ڈر سے انہوں نے ایسا نہیں لکھا۔ کاش کہ انہیں بدنامی کی بجائے اللہ تعالیٰ کا ڈر بھی ہوتا۔

تحسن صاحب کی چالاکیاں:

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جس اعتراض کے جواب میں تحسن صاحب نے یہ بات لکھی ہے وہ اقتباس ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب کی کتاب ''مطالعہ بریلویت'' سے چوری کر کے لکھا گیا ہے لیکن ایک چال چلتے ہوئے نام لیے بغیر تحسن صاحب نے اکیلے ڈاکٹر خالد محمود صاحب کو اکابر اور ان کی ایک کتاب ''مطالعہ بریلویت'' کو کتب لکھ دیا۔ یہ تحسن صاحب کی چالاکی ہے یا جہالت؟ فیصلہ آپ پر ہے۔ اس اقتباس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ تحسن صاحب نے ہماری تنقید کو درست تسلیم کرلیا ہے کہ واقعی یہ کتاب انہوں نے چوری کر کے لکھی ہے جس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ ان کو اپنی کتاب کے طبع پنجم کے آخر میں ''ماخذ و مراجع'' کی فہرست کا اضافہ کرنا پڑا اگر تحسن صاحب کے دل میں چور نہیں تھا تو پہلے ایڈیشن میں از خود اس ماخذ و مراجع کی فہرست کو قارئین کے ''استفادہ'' کے لیے شامل کیوں نہیں کیا گیا تنقید کے بعد ہی کیوں قارئین کا ''استفادہ'' یاد آیا؟ وجہ سب پر صاف ظاہر ہے۔

☆ تحسن صاحب کی کتاب فرقہ بریلویت طبع اول (کچھ صفحات کے سوا) تقریباً ساری کی ساری مطالعہ بریلویت سے چوری کی گئی ہے لیکن تحسن صاحب نے چالاکی یہ کی کہ ہماری تنقید کے بعد اس کتاب کے نئے ایڈیشن میں کچھ صفحات کا اضافہ کر کے ماخذ و مراجع کے ناموں کی فہرست شامل کی تو اس میں مطالعہ بریلویت کے علاوہ 10 مزید کتب کے نام بھی لکھ دیے

کے سامنے پیش کی جائے گی۔

مولوی الیاس گھمن دیوبندی کو متکلم اسلام قرار دینے والے دیوبندیوں کے لیے لمحۂ فکریہ

مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب جیسے علمی سرقوں کے ماہر بددیانت شخص کو اپنے مزعومہ اسلام کا متکلم قرار دینے والے دیوبندی حضرات کے لئے یہ نہایت شرم کی بات ہے کہ جس شخص کی قابلیت کا یہ عالم ہے کہ وہ دوسروں کی کتب سے چوریاں کرکے کتابیں لکھے وہ آپ کا متکلم ٹھہرے اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ جب آپ کے پیشوا کا یہ عالم ہے تو آپ کی علمی حالت کیسی ہوگی۔ یقیناً یہ آپ کے لیے لمحۂ فکریہ ہے اسے سوچئے اور خوب سوچئے۔

هم کلمۂ حق کے فورم سے ملعون عیسائی پادریوں سمیت اُن تمام گستاخانِ رسول جنہوں نے حضور سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نازیبا خاکے اور توہین آمیز ویڈیو بنائی، کو سرِ عام پھانسی دینے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

ACKNOWLEDGEMENT DUE CARD

نام: ہیثم عباس رضوی

پتہ: c/o مسلم کتابوی داتا دربار مارکیٹ لاہور

ڈاکخانہ: لاہور ضلع

پوسٹ کوڈ: | | | | | |

NOTICE (1) – The Post Office is not responsible for loss or damage in the case of Inland registered articles, unless they are also insured.

(2) – The special conditions and restrictions as to insurance which will be found in the current edition of the Post Office Guide are binding upon every sender of an insured postal article by virtue of rules prescribed under the Pakistan Post Office Act, 1898.

قسط سوم

مولوی الیاس گھمن دیوبندی کے دجل و فریب کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ

ہیثم عباس قادری رضوی
massam.rizvi@gmail.com

مولوی عبید اللہ سندھی دیوبندی صاحب کے انکار حیات

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر مزید حوالہ جات:

دیوبندی حضرات کے امام انقلاب مولوی عبید اللہ سندھی صاحب انکار حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق تفسیر ''الہام الرحمن'' میں مزید کہتے ہیں کہ

''و اذ قال اللہ یعیسیٰ الخ اس کا جواب عیسیٰ نے دیا ہے اور میں و کنت علیکم شہید ما دمت فیھم الخ جب تک میں زندہ رہا میں گواہ تھا جب تو نے مجھے وفات دی پھر تو ہی ان کا رقیب اور نگہبان رہا۔ ہمیں اس آیت میں غور کرنا چاہیے سوال کا رجوع اس زمانہ کی طرف ہے کہ عیسیٰ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اسے خدا بنالیں اور یہ قول بھی نصرانی تاریخ کے پہلی صدی ہوا کیوں کہ یہ عقیدہ اس صورت میں صدی کے بعد ہی ہوا ہے عیسیٰ

نے اس کے جواب میں انکار کیا کہ اس کی زندگی میں یہ واقعہ نہیں ہوا اور کہا کہ میں اس وقت تک گواہ تھا جب تک میں ان میں موجود رہا یعنی اس قول کی ذمہ داری میری موجودگی میں ہو سکتی ہے اور میری موجودگی میں یہ بات نہیں ہو وَ لَمَّا توفیتنی یعنی مسئولیت مجھ پر واقع نہیں ہو سکتی یہ قول میری وفات کے بعد ہوا ہے اگر ہم یہ تفسیر نہ کریں تو جواب سوال کے مطابق ہو ہی نہیں سکتا۔"

(تفسیر الہام الرحمن فصل سورہ مائدہ (۱۱۶) میں، صفحہ ۳۳۲ مطبوعہ مکتبہ اوراق ۳۲-۲، میکلیگن روڈ چوک اے جی آفس لاہور)

اسی صفحہ پر سندھی صاحب مزید کہتے ہیں کہ

"ابن عباس رضی اللہ عنہ متوفیک کا معنی ممیتک کرتے ہیں اور فلما توفیتنی سے یہی تفسیر یعنی موت مراد لی ہے اور اس وفات کو وہ نہیں سمجھا سکتا۔ جو عام لوگ وہم کرتے ہیں کہ کئی ہزار سال کے بعد وہ نازل ہوگا پھر مرے گا کیوں کہ وفات بعد نزول نگہبانی کے بھی خلاف پڑتی ہے اور مسئولیت سے بھی عیسیٰ نہیں بچ سکتا۔ حالانکہ وفات بنی اسرائیل کی نگہبانی سے ساری ذمہ داری ہٹا رہی ہے اور عدم مسئولیت کے لیے وفات کو دلیل بنا کر پیش کیا جا رہا ہے اور یہ پہلی صدی کے بعد واقع ہو گیا تھا ہزاروں سال کے بعد تو یہ قول واقع نہیں ہو رہا گویا اس سے ثابت ہوا کہ پہلی صدی ختم ہونے سے پہلے ہی موت واقع ہو گئی۔"

سندھی صاحب اپنے مقالے میں بھی حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کہتے

ہیں کہ

''یا عیسیٰ انی متوفیك ابن عباس نے اس کے یہ معنی لیے ہیں قال ابن عباس متوفیك ممیتك یعنی ابن عباس کے نزدیک وفات کے معنی موت کے ہیں غرض اس آیہ میں حضرت عیسیٰ فرماتے ہیں جب تک میں ان میں رہا تو میں نگران گواہ تھا مگر جب تو نے مجھے وفات دے دی اس کے بعد تو ہی ان کا نگران تھا یعنی عیسیٰ علیہ السلام اپنی زندگی میں اور ان کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نصاریٰ پر نگران ہے کہ آپ کی وفات کے بعد عیسائی قوم تو دنیا میں رہی ورنہ نزول کے بعد تو اتنا زمانہ ہی نہیں ہو گا قرب قیامت کی وجہ سے کہ یہ بات کہی جائے۔''

(عقیدہ انتظار مسیح و مہدی صفحہ ۲۸ مطبوعہ الرحمٰن پبلشنگ ٹرسٹ مکان نمبر ون۔۱ اے ۳/۷ ناظم آباد نمبر ۱ کراچی) اس مقالے کے بارے میں قاری طاہر مکی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ

''یہ مقالہ اس سے پہلے سندھ کے ایک رسالہ میں بھی شائع ہو چکا ہے۔'' (عقیدہ انتظار مسیح و مہدی صفحہ ۹)

مولوی عبید اللہ سندھی دیوبندی صاحب مسئلہ نزول مسیح و مہدی کے متعلق بھی کہتے ہیں کہ

''تعجب یہ ہے کہ اشاعرہ کے محققین نزول مسیح و مہدی کو اہل سنت کے ضروری اعتقادات میں شامل کرتے ہیں حالانکہ نہ صاحب مواقف نے بیان کیا ہے نہ شارح نے اس کی تنقید کی ہے عضدیہ نے ذکر نہیں کیا نہ اس کے شارح دوانی نے کوئی اس

کی تنقید کی ہے غرضیکہ یہ مسئلہ غیر متدبر لوگوں کے ہاں ہے۔
واللہ اعلم۔ انی متوفیك ابن عباس اس کا معنی مُمِیتكَ کرتا
ہے۔" (الہام الرحمٰن صفحہ ۲۴۱)

یہاں سندھی صاحب کہہ رہے ہیں کہ آمد حضرت مہدی و نزول حضرت مسیح علیہ السلام کو عقائد میں وہ لوگ شمار کرتے ہیں جو غور وفکر سے کام نہیں لیتے۔ اس کے علاوہ اپنے مقالے میں بھی سندھی صاحب نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہتے ہیں کہ

"قرآن مجید میں تو آمد مسیح کا یہ مسئلہ بالکل نہیں ہے بلکہ اس کے خلاف موجود ہے۔"

اس کے کچھ سطروں بعد حضرت امام مہدی کو بھی شامل کرتے ہوئے سندھی صاحب کہتے ہیں کہ

"بہت سی ایسی آیات ہیں جن سے ہر عقلمند یہی نتیجہ نکال سکتا ہے کہ قرآن مجید میں ایسا کوئی موقعہ نہیں ملتا جہاں کسی نبی یا مہدی کا انتظار ہو۔" (عقیدہ انتظار مسیح ومہدی صفحہ ۱۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے متعلق سندھی صاحب مزید کہتے ہیں کہ
"مسیح علیہ السلام کے دوبارہ آنے کے متعلق پہلے قرن میں کہیں ثبوت نہیں ملتا۔" (عقیدہ انتظار مسیح ومہدی صفحہ ۱۱، ۱۲)

سندھی صاحب کے پیش کیے گئے اقتباسات کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمائیں گے کہ اے عیسیٰ (علیہ السلام) ان کو آپ نے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو معبود ٹھہرا لو؟ تو جواباً آپ انکار فرمائیں گے کہ جب تک میں ان میں موجود رہا تب تک تو ان کا گواہ تھا لیکن وفات کے بعد میں ذمہ دار نہیں ہوں

سندھی صاحب یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر وفات کو تسلیم نہ کیا جائے تو پھر ذمہ داری سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں بچ سکتے سندھی صاحب اپنے نظریہ کی تائید میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو بھی لاتے ہیں کہ وہ بھی وفات کے ہی قائل ہیں۔ معلوم ہوا کہ سندھی صاحب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بھی عقیدہ رکھتے تھے کہ ان کی وفات ہوگئی ہے۔

الہام الرحمٰن کی توثیق:

اس تفسیر کے متعلق اس کے ناشر نے لکھا ہے کہ

''مولانا موسیٰ جار اللہؒ نے حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ سے حضرت شاہ ولی اللہ کے اصول پر یہ تفسیر عربی میں قلمبند فرمائی۔ قیام مکہ کے دوران حضرت سندھیؒ کے بھتیجے مولانا عزیز احمدؒ برادر مولانا احمد علی لاہوریؒ بھی آپ کے ساتھ تھے انہوں نے اس تفسیر کی کاپی مولانا موسیٰ جار اللہؒ سے حاصل کر لی اور اپنے ساتھ ہندوستان لے آئے یہ تفسیر حضرت سندھیؒ کے نامور شاگرد مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی مرحوم نے کئی بار تصحیح کے اہتمام کے ساتھ عربی ''شاہ ولی اللہ اکیڈمی'' حیدر آباد سے شائع کروائی بعد ازاں اس کا اردو ترجمہ مولانا محمد معاویہ مرحوم نے کبیر والا سے شائع کروایا۔ یاد رہے اس مطبوعہ تفسیر کا سورۃ بقرہ سے سورۃ مائدہ تک اردو ترجمہ مولانا عبد الرزاق فاضل دیوبند و تلمیذ مولانا عبید اللہ سندھیؒ نے کیا ہے جبکہ مقدمہ، سورۃ فاتحہ اور سورۃ انعام تا سورۃ توبہ کا اردو ترجمہ مولانا محمد قاسم صاحب نے کیا ہے مولانا معاویہ کی کوششوں سے منظر عام پر آنے والے حصوں کا دوبارہ عکسی

ایڈیشن چھاپا جا رہا ہے۔"

(الہام الرحمٰن صفحہ ۳-۴ مطبوعہ مکتبہ اوراق ۳۲ میکلیگن روڈ چوک اے جی آفس لاہور)

☆ ڈاکٹر قاری فیوض الرحمٰن دیوبندی صاحب "الہام الرحمٰن" کے متعلق لکھتے ہیں:

"مولانا سندھی کے ایک دوسرے شاگرد پروفیسر مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی (شاہ ولی اللہ اکیڈمی حیدر آباد) نے بھی "الہام الرحمٰن" فی تفسیر القرآن کے نام سے آپ کی تفسیر کو مرتب کیا ہے۔" (تعارف قرآن صفحہ ۲۷ مطبوعہ مکتبہ مدنیہ، ۱۷ اردو بازار لاہور)

☆ مولوی قاضی زاہد الحسینی دیوبندی صاحب "تذکرۃ المفسرین" میں لکھتے ہیں:

"پروفیسر مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی: آپ صوبہ سندھ کے شہر لاڑکانہ کے مضافات کے رہنے والے ہیں زمانہ تعلیم میں دارالعلوم دیوبند میں مولانا عبید اللہ سندھی سے ملاقات ہوئی ان کے مشورہ سے علوم ولی اللہی کی طرف توجہ کی اور ان سے وافر حصہ حاصل کیا، آج کل آپ شاہ ولی اللہ اکیڈمی حیدر آباد سندھ میں تحقیقی کام کر رہے ہیں کئی تصانیف فرمائی ہیں جن میں سے "الہام الرحمٰن فی تفسیر القرآن" مولفہ مولانا سندھیؒ کی تدوین اور تہذیب بھی ہے۔"

(تذکرۃ المفسرین صفحہ ۲۵۴ مطبوعہ دار الارشاد مدینہ مسجد اٹک شہر)

اس اقتباس میں قاضی زاہد الحسینی صاحب تسلیم کر رہے ہیں کہ "الہام الرحمٰن" مولوی عبید اللہ سندھی کی مولفہ ہے۔

☆ مولوی نور محمد مظاہری دیوبندی کی کتاب "تکفیری افسانے" کو نام بدل کر اور اس میں اضافہ جات کر کے دیوبندی حضرات نے کچھ عرصہ قبل شائع کیا ہے اس کتاب میں بھی اپنے زعم میں علمائے دیوبند کے تفسیری کارناموں

میں ''الہام الرحمٰن'' کو ۳۱ نمبر کے تحت یوں لکھا گیا ہے:

''الہام الرحمٰن (عربی/ اردو) املائی تفسیر امام انقلاب حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ''۔

(رضاخانیوں کی کفر سازیاں صفحہ ۵۶ مطبوعہ تحفظ نظریات دیوبند اکادمی کراچی)

☆ قاری طاہر مکی دیوبندی صاحب موسیٰ جار اللہ صاحب کے تعارف میں ''الہام الرحمٰن'' کے متعلق لکھتے ہیں کہ

''اس کے کئی قلمی نسخے مولانا سندھی کے شاگردوں کے پاس موجود ہیں ایک نسخہ ڈاکٹر عبد الواحد ھالے پوتا ڈائریکٹر اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ اسلام آباد کے پاس بھی ہے۔ مولانا عبید اللہ سندھی کے ایک شاگرد محترم مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی ڈائریکٹر شاہ ولی اللہ اکیڈمی سندھ اسے ایڈٹ کر رہے ہیں۔ اب تک دو جلدیں (آل عمران تک) شائع ہو چکی ہیں مگر طباعت کی رفتار بہت سست ہے۔ ضرورت ہے کہ کچھ حضرات اس معاملے میں آگے بڑھیں اور اس کی اشاعت میں مالی یا علمی دشواریاں بھی درپیش ہوں انہیں دور کرنے کی کوشش کریں۔''

(الوشیعہ صفحہ ۱۵ مطبوعہ عظمت صحابہ اکیڈمی)

☆ مشتاق شاہ دیوبندی صاحب اپنی کتاب میں علمائے دیوبند کے تفسیری افادات کے مجموعے کے تحت لکھتے ہیں:

''الہام الرحمٰن (عربی) افادات مولانا عبید اللہ سندھیؒ مرتب مولانا موسیٰ جار اللہ ۲ جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔''

(علمائے اہلسنت کی تصنیفی خدمات کی ایک جھلک صفحہ ۱۳ مطبوعہ مکتبہ پیر جی سید مشتاق شاہ ۸ گوبند گڑھ گوجرانوالہ)

☆ اسی کتاب میں ایک اور جگہ مشتاق شاہ دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ
''تصانیف مولانا عبید اللہ سندھیؒ'' اور اس کے تحت نمبر ۵ پر لکھتے
ہیں ''الہام الرحمٰن'' (تفسیری افادات)''

(علمائے اہلسنت کی تحقیقی خدمات کی ایک جھلک صفحہ ۹۲ مطبوعہ مکتبہ پیر جی سید مشتاق شاہ ۸ گوبند گڑھ گوجرانوالہ)

موسیٰ جار اللہ ناقل الہام الرحمٰن کی توثیق دیوبندی علماء کے قلم سے:

قاری طاہر مکی دیوبندی صدر المرکز القرآنی و ناظم جامعہ مدینۃ العلوم اورنگ آباد کراچی نے موسیٰ جار اللہ صاحب کی تالیف الوشیعہ کے تعارف میں ان کے متعلق لکھا ہے کہ

''انہوں نے مختلف علوم وفنون میں مرتبۂ کمال و درجہ اجتہاد
حاصل کیا۔'' (صفحہ ۸ الوشیعہ مطبوعہ عظمت صحابہ اکیڈمی)

طاہر مکی دیوبندی صاحب موسیٰ جار اللہ صاحب کے بارے میں مزید لکھتے ہیں کہ

''روسی حکومت ان کی بین الاقوامی شخصیت کو کافی اہمیت دیتی تھی
اس لیے کہ یہ اپنی عربی تصنیفات اور سیاحت کی بنا پر عرب دنیا
میں اس وقت بھی ایک بلند مقام رکھتے تھے۔''

(الوشیعہ صفحہ ۱۰ مطبوعہ عظمت صحابہ اکیڈمی)

قاری طاہر مکی صاحب مولوی سعید احمد اکبر آبادی دیوبندی صاحب کے حوالے سے موسیٰ جار اللہ صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

''انڈیا کے علمی و دینی حلقے موصوف سے خوب واقف ہیں تقسیم
سے قبل دہلی آتے تھے تو جامعہ ملیہ اسلامیہ میں قیام کرتے تھے

اپنے استاد مولانا عبید اللہ سندھی کی طرف علم کے بحر ناپیدا کنار ہونے کے باوجود غضب کے درویش منش اور قلندر صفت تھے مطالعہ نہایت وسیع اور حافظہ بلا کا اور دماغ بڑا روشن تھا راقم الحروف کو ان کے ساتھ بارہا شرف صحبت و تکلم حاصل ہوا ہے اور اس زمانے میں ان کی ذہانت و ذکاوت اور غزارت علم و فضل کے جو حیرت انگیز مناظر اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں ان کو قلم بند کیا جائے تو ایک مستقل مقالہ تیار ہو جائے۔"

(ماخوذ از ماہنامہ برہان دہلی جلد ۵۲ شمارہ نمبر ۳ ستمبر ۱۹۶۱ء صفحہ ۱۸۲) (الوثیقہ صفحہ ۱۱ مطبوعہ عظمت صحابہ اکیڈمی)

مولوی سعید احمد دیوبندی صاحب موسیٰ جار اللہ صاحب کی تعریف میں رطب اللسان ہیں اور مولوی طاہر مکی صاحب نے تو انہیں بلند مقام رکھنے والے اور مختلف علوم میں مجتہد کے درجہ پر فائز لکھ دیا ہے۔ لہٰذا موسیٰ جار اللہ یا ان کی املاء کردہ تفسیر (جس کی علمائے دیوبند کی طرف سے تعریف کی گئی ہے۔) کو غیر معتبر کہنا خود غیر معتبر ہے۔

گزشتہ صفحات میں مذکور حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ "الہام الرحمٰن" کو کوشش کر کے ہندوستان میں لانے والے دیوبندی شیخ التفسیر مولوی احمد علی لاہوری صاحب کے بھائی مولوی عزیز احمد دیوبندی صاحب، اس کو عربی میں تصحیح کے ساتھ شائع کرنے والے مولوی غلام مصطفیٰ قاسمی دیوبندی صاحب، الہام الرحمٰن کا اردو ترجمہ کرنے والے دو علماء مسلک دیوبند سے منسلک، (جن میں سے بقول ناشر مولوی عبد الرزاق صاحب دیوبند کے فاضل ہیں) اس کا اردو ترجمہ شائع کرنے والے مولوی معاویہ صاحب بھی دیوبندی اس کے علاوہ قاضی زاہد الحسینی دیوبندی (خلیفہ مولوی احمد علی لاہوری) بھی اس کو تحقیقی کاموں میں شمار کر کے اس کی تعریف کر رہے

ہیں دشنام باز دیوبندی گروپ کے زیر اہتمام شائع شدہ کتاب میں "الہام الرحمٰن" کو علمائے دیوبند کے علمی کارناموں میں شمار کیا گیا ہے مولوی طاہر مکی دیوبندی صاحب بھی اس کی اشاعت کے لیے بے چین ہیں مشتاق شاہ دیوبندی صاحب نے اس کو عبید اللہ سندھی صاحب کے افادات پر مبنی تسلیم کیا اور علمائے دیوبند کی تصنیفی خدمات پر مشتمل کتاب میں درج کیا نیز عبید اللہ سندھی صاحب کے شائع شدہ مقالہ سے بھی الہام الرحمٰن کے مضمون کی تائید ہو گئی کیونکہ اپنے مقالہ میں بھی سندھی صاحب نے حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا ہے۔ اس کے املا کنندہ موسیٰ جار اللہ صاحب کی تعریف و توثیق بھی علماء دیوبند کے حوالہ سے آپ نے ملاحظہ کی لہٰذا کوئی وجہ نہیں کہ ان دلائل کے باوجود بھی الہام الرحمٰن کی نسبت مولوی عبید اللہ سندھی کی جانب کرنے سے انکار کیا جائے"

ابو الکلام آزاد اور مولوی عبید اللہ سندھی اور دیگر دیوبندی مولوی اپنے دیوبندی مولوی محمد لدھیانوی کے فتویٰ کفر کی زد میں:

ابوالکلام آزاد اور مولوی عبید اللہ سندھی صاحب کے حوالہ جات سے قارئین ملاحظہ کر چکے کہ یہ دیوبندی حضرات حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے منکر تھے مولوی محمد لدھیانوی دیوبندی صاحب حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے منکر کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

"جو شخص زندگی عیسیٰ علیہ السلام کا منکر ہو اُس پر فتویٰ کفر کا دینا نہایت ضروری ہوا" (فتاویٰ قادریہ صفحہ ۳۲ مطبوعہ در مطبع قیصر ہند لدھیانہ)

لہٰذا مولوی محمد لدھیانوی دیوبندی صاحب کے فتویٰ کی رو سے ابو الکلام آزاد اور مولوی عبید اللہ سندھی صاحب حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کر کے کافر قرار

پا گئے اور الہام الرحمٰن تفسیر کی تصحیح، ترجمہ اور تعریف کرنے والے دیوبندی حضرات بھی اس فتویٰ کی زد میں آ کر کافر قرار پا گئے۔

دیوبندی حضرات کے مفتی اعظم شفیع دیوبندی صاحب مولوی محمد لدھیانوی صاحب کے فتویٰ کی زد میں:

(کلمہ حق شمارہ نمبر ۹ صفحہ ۶۵ پر مفتی شفیع دیوبندی صاحب کے حوالے سے لکھا گیا تھا کہ انہوں نے حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مسئلہ کو فروعی قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایسے اختلافات ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گے۔) مولوی محمد لدھیانوی دیوبندی صاحب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے منکر کو مسلمان کہنے والے کے متعلق لکھتے ہیں:

> ''جو شخص نماز کے منکر کو کافر قرار دے اور عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے منکر کو ایماندار اعتقاد کرے پرلے درجے کا ضال اور مضل ہے۔'' (فتاویٰ قادریہ صفحہ ۳۲ مطبوعہ در مطبع قیصر ہند لدھیانہ)

لہٰذا دیوبندی حضرات کے مفتی اعظم مفتی شفیع صاحب بھی حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مسئلہ کو فروعی کہہ کر اور اس کے منکر کو مسلمان جان کر ان کے فتوے کے مطابق پرلے درجے کے ضال (گمراہ) مضل (گمراہ کرنے والا) ہوئے۔

دیوبندی حضرات سے سوال:

فتاویٰ قادریہ سے نقل کیے گئے دو اقتباسات کے متعلق یہ وضاحت درکار ہے کہ کیا حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا منکر واقعی شرعاً کافر اور حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے منکر کی تکفیر نہ کرنے والا بھی شرعاً پرلے درجے کا ضال (گمراہ) اور مضل (گمراہ کرنے والا) قرار پاتا ہے؟

مولوی عبید اللہ سندھی دیوبندی صاحب جمہور علمائے امت کے خلاف نہایت خطرناک اور زائغانہ (گمراہ کن) نظریات رکھتے تھے

(مفتی تقی عثمانی دیوبندی کا بیان)

مولوی عبید اللہ سندھی صاحب سے عقیدہ وفات مسیح کا انکار کرنے والے دیوبندی حضرات بطور تائید مفتی تقی عثمانی صاحب کے قلم سے عبید اللہ سندھی دیوبندی صاحب کی حقیقت ملاحظہ کریں۔ عثمانی صاحب لکھتے ہیں کہ

> ''مولانا عبید اللہ سندھی مرحوم چونکہ حضرت شیخ الہندؒ کی تحریک کے رکن رکین رہے ہیں اور آزادی ہند کے لیے انہوں نے بے مثال قربانیاں دی ہیں اس لیے علمائے دیوبند نے اس جہت سے ہمیشہ ان کی قدردانی کی ہے اور جہاں آزادی ہند کے لیے علماء دیوبند کی جدوجہد کا ذکر آتا ہے وہاں مجاہدین کی فہرست میں مولانا عبید اللہ سندھی مرحوم کا نام بھی شامل ہوتا ہے لیکن مولانا سندھی مرحوم دار العلوم دیوبند کے تعلیم یافتہ نہ تھے اور ان کے نظریات میں دینی اعتبار سے وہ تصلب نہ تھا جو علماء دیوبند کا طرۂ امتیاز رہا ہے اسی لیے وہ بعض عقائد و احکام میں وقتاً فوقتاً جادۂ اعتدال سے ہٹ جاتے تھے۔ احقر نے اپنے والد ماجد حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے کسی ایسے ہی نظریے کا اعلان کر دیا تھا جو

جمہور علمائے امت کے خلاف تھا تو حضرت شیخ الہند نے ان کو فہمائش کی اور بات سمجھ میں آنے پر انہوں نے دار العلوم دیوبند کی مسجد میں علی الاعلان اپنی غلطی کا اعتراف اور ندامت کا اظہار کیا لیکن حضرت شیخ الہند کی وفات کے بعد کوئی ایسا شخص نہ رہا جو نظریاتی طور پر ان کی رہنمائی کر سکے اس کے علاوہ ان کے مزاج میں مسلسل مصائب جھیلنے سے تشدد بھی پیدا ہو گیا۔ چنانچہ آخری دور میں بھی انہوں نے پھر بعض ایسے نظریات کی تبلیغ شروع کر دی جو جمہور علمائے امت کے خلاف بلکہ نہایت خطرناک اور زائغانہ تھے ادھر چونکہ علمائے دیوبند کی جدوجہد آزادی میں برابر مولانا سندھی مرحوم کا نام بھی آتا تھا اس لیے خطرہ تھا کہ ان کے نظریات علمائے دیوبند کی طرف منسوب نہ ہوں اس لیے حضرت مولانا بنوریؒ نے نہ صرف مولانا سندھی کے ان نظریات کی تردید کی بلکہ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ کو بھی اس طرف متوجہ کیا جو سیاسی جدوجہد میں مولانا سندھی مرحوم کے رفیق رہے تھے چنانچہ حضرت مولانا مدنی قدس سرہ نے مولانا سندھی مرحوم کے ان نظریات کی تردید میں ایک مضمون لکھا جو اخبار مدینہ منور میں شائع ہوا مولانا سندھی مرحوم کی تردید کے بارے میں یہ تمام تفصیلات احقر نے خود حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ سے سنی ہیں اور گذشتہ سال دوبارہ مولانا نے احقر سے ان کی توثیق فرمائی۔''

(ماہنامہ البلاغ کراچی صفحہ ۶، ۷ ذوالحجہ ۱۳۹۷ھ دسمبر ۱۹۷۷ء) (یہ مضمون مفتی تقی عثمانی دیوبندی صاحب کی کتاب نقوش رفتگاں صفحہ ۸۹ مطبوعہ مکتبہ معارف القرآن کراچی میں بھی شائع ہے۔)

مولوی عبید اللہ سندھی دیوبندی صاحب کی حقیقت دیوبندی حضرات کے مفتی اعظم تقی عثمانی صاحب نے اپنے والد مفتی شفیع دیوبندی اور مولوی یوسف بنوری دیوبندی صاحبان کے حوالے سے بیان کی ہے کہ سندھی صاحب ''جمہور علمائے امت کے خلاف اور خطرناک زائغانہ نظریات'' رکھتے تھے لہٰذا عقیدہ حیات حضرت عیسیٰ کا بھی اگر وہ انکار کر دیں تو کوئی بعید نہیں کیونکہ بقول مفتی شفیع صاحب (حوالہ قسط دوم میں گزر چکا ہے۔) حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مسئلہ فروعی سا ہے۔

جھوٹ نمبر ۱۶:

مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب اپنی سرقہ شدہ کتاب میں ایک جگہ سرخی ''فرقہ بریلویہ کے اولیاء اللہ کے متعلق گستاخانہ عقائد'' قائم کرنے کے بعد اسکے ضمن اپنی جہالت کا مظاہرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

> ''قدوۃ السالکین حضرت شیخ فتح محمد قدس سرہ ایک مشہور بزرگ تھے انکے بارے میں مولانا احمد رضا خان لکھتے ہیں ''کرشن کنہیا کافر تھا اور ایک وقت میں کئی جگہ موجود ہو گیا فتح محمد اگر چند جگہ میں ایک وقت میں ہو گیا تو کیا تعجب ہے۔''

(ملفوضات، حصہ اول صفحہ نمبر 12)

> دیکھیے حضرت شیخ کہ کرامتاً کئی جگہ موجود ہو گئے اسے کس بیدردی سے نقل کیا ہے اور حضرت شیخ کو کرشن کے برابر کر دیا ہے۔

(فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ، صفحہ 392، 393، مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا)

(یہ اعتراض بھی مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب نے کتاب مطالعۂ بریلویت جلد دوم صفحہ 365 (مطبوعہ دار المعارف اردو بازار لاہور) سے حرف بہ حرف

چوری کیا ہے۔)

ڈاکٹر خالد محمود اور مولوی گھمن دیوبندی صاحبان کی طرف سے سیدی اعلیٰحضرت پہ کیا گیا یہ اعتراض فن دجل کی تاریخ میں ایک اور اضافہ ہے جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔

ڈاکٹر خالد محمود و مولوی الیاس گھمن کے اعتراض کا جواب ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی کے اپنے قلم سے:

اس اعتراض میں دیوبندی معترضین نے سیدی اعلیٰحضرت سے بغض کے نشے میں شیخ ابوالفتح جونپوری صاحب کے فرمان کو اس انداز سے پیش کیا کہ جس سے پڑھنے والے کو یہ محسوس ہو کہ سیدی اعلیٰ حضرت یہ اپنی طرف سے فرما رہے ہیں دوسری طرف دروغ گورا حافظہ نباشد کے صحیح مصداق ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب اپنی کتاب "عبقات" میں اس قول کی وضاحت کرتے ہوئے خود یہ لکھ بیٹھے ہیں کہ:

"دراصل یہ مسئلہ میر عبدالواحد بلگرامی کی کتاب "سبع سنابل" کے صفحہ 170 سے منقول ہے اصل کتاب فارسی میں ہے اس میں مخدوم شیخ ابوالفتح جونپوری کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے بیک وقت دس جگہوں کی دعوت منظور فرمائی اس پر حاضرین نے پوچھا کہ آپ نے ہر دس جگہ پر پیشی کی نماز کے بعد جانے کی دعوت منظور فرمائی ہے یہ کیسے ہوگا؟ اس پر حضرت مخدوم نے فرمایا کہ کرشن چندر جو کہ کافر تھا وہ سینکڑوں جگہوں پر بیک وقت حاضر ہو سکتا ہے اگر ابوالفتح نے ایسا کیا تو کونسی تعجب کی بات ہے؟ اصل عبارت یہ ہے۔

"کشن کہ کافر بود چند صد جا حاضر می شود اگر ابوالفتح دہ جا حاضر شود چہ عجب"۔

(عبقات، جلد اوّل، صفحہ 72,73 محمود پبلیکیشنز اسلامک ٹرسٹ جامعہ ملیہ اسلامیہ محمود کالونی لاہور)

دیوبندی معترضین نے جس واقعہ کو توڑ مروڑ کر سیدی اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت شیخ ابوالفتح کا گستاخ قرار دیا اور کہا کہ انہوں نے حضرت شیخ ابوالفتح کو کرشن کے برابر کر دیا۔ گھمن صاحب کے معتمد ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب خود یہ واقعہ بیان کر کے اپنے فتویٰ کی رو سے گستاخ اولیاء ثابت ہوئے۔

کیونکہ سیدی اعلیٰ حضرت نے اس واقعہ کو سبع سنابل کے حوالہ سے بیان کیا تھا جس پر ڈاکٹر صاحب نے اعتراض کیا۔ یہاں خود ڈاکٹر صاحب نے بھی اسے سبع سنابل کے حوالے سے بیان کیا ہے۔ یہ ڈاکٹر صاحب کی واضح تضاد بیانی ہے۔ ڈاکٹر خالد محمود صاحب مرزا قادیانی کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''تاریخ بنی آدم میں مخالفوں سے ٹکرانا تو چلا آتا ہے لیکن یہ اپنے آپ سے ٹکرانا صرف اس شخص کے بارے میں صحیح ہو سکتا ہے جو مخبوط الحواس ہو۔'' (آسان راستہ صفحہ ۶۵)

ڈاکٹر صاحب کی تحریروں کا خود ان کے ساتھ ٹکراؤ آپ ملاحظہ کر چکے جو ان کے اپنے بقول مخبوط الحواسی ہے۔

حضرت شیخ ابوالفتح جونپوری اور ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی تقویۃ الایمان کی رُو سے مشرک:

حضرت شیخ ابوالفتح جونپوری نے فرمایا کہ

''کشن کہ کافر بود چند صد جا حاضر می شود'' جسکا ترجمہ ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب نے کیا کہ ''کرشن چندر جو کافر تھا وہ سینکڑوں جگہوں پر بیک وقت حاضر ہو سکتا تھا''۔

(عبقات، جلد اوّل، صفحہ 73 محمود پبلیکیشنز اسلامک ٹرسٹ جامعہ ملیہ اسلامیہ محمود کالونی لاہور)

اسکے علاوہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب بیک وقت کئی جگہوں پر حاضر و ناظر ہونا

دیگر کفار میں بھی تسلیم کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''بیک وقت کئی جگہوں پر حاضر و ناظر ہونا یہ امر حقیقی کمالات میں سے ہرگز نہیں اگر یہ کوئی حقیقی کمال ہوتا تو رب العزت یہ مقام بعض کافروں کو ہرگز عطا نہ فرماتا''۔

(عبقات، جلد اول، صفحہ 73 محمود پبلیکیشنز اسلامک ٹرسٹ جامعہ ملیہ اسلامیہ محمود کالونی لاہور)

ایک جگہ کرشن کے متعلق لکھتے ہیں کہ

''کرشن بیک وقت کئی جگہوں حاضر و ناظر ہوا''۔

(عبقات، جلد اول، صفحہ 73 محمود پبلیکیشنز اسلامک ٹرسٹ جامعہ ملیہ اسلامیہ محمود کالونی لاہور)

ڈاکٹر صاحب اپنے آقائے نعمت ابلیس ملعون کے حاضر و ناظر ہونے کا اقرار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''جو لوگ انبیاء کے حاضر و ناظر ہونے میں انکی بڑی شان سمجھتے ہیں انہیں سوچنا چاہئے کہ اس میں کونسا کمال لپٹا ہے شیطان کی واردات بیک وقت مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں ہوتی ہے''۔

(عبقات، جلد اول، صفحہ 73 محمود پبلیکیشنز اسلامک ٹرسٹ جامعہ ملیہ اسلامیہ محمود کالونی لاہور)

مندرجہ بالا اقتباسات سے ثابت ہوا کہ ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب نے

1- کرشن ہندو سمیت دیگر کافروں کو بیک وقت سینکڑوں جگہوں پر حاضر و ناظر لکھا۔

2- انبیاء کے حاضر و ناظر ہونے کی نفی کرتے ہوئے اپنے آقائے نعمت ابلیس لعین کو بیک وقت مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں حاضر و ناظر مان لیا۔

حاضر و ناظر کے متعلق امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی صاحب کا فتویٰ ملاحظہ کیجیے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ

''ہر جگہ حاضر و ناظر اور ہر چیز کی خبر ہر وقت برابر رکھنی دور ہو یا نزدیک ہو چھپی ہو یا کھلی اندھیرے میں ہو یا اُجالے میں آسمانوں میں ہو یا زمینوں میں پہاڑوں کی چوٹی پر ہو یا سمندر کی تہہ میں یہ اللہ ہی کی شان ہے اور کسی کی نہیں۔''

اپنے تئیں کچھ مزید شرکیات بیان کر کے اسماعیل دہلوی صاحب لکھتے ہیں کہ ''اس قسم کی باتیں سب شرک ہیں اس کو اشراک فی العلم کہتے ہیں یعنی اللہ کا سا علم اور کو ثابت کرنا سو اس عقیدے سے البتہ آدمی مشرک ہو جاتا ہے خواہ یہ عقیدہ انبیاء و اولیاء سے رکھے خواہ پیر و شہید سے خواہ امام و امام زادے سے خواہ بھوت و پری سے پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات انکو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدے سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔''

(تقویۃ الایمان صفحہ نمبر 7 کتب خانہ راشد کمپنی دیوبند یوپی، ایضاً صفحہ نمبر 9 مطبوعہ در مطبع فاروقی دہلی 1313 ہجری، ایضاً صفحہ نمبر 31 مطابع البرکاتی سعودیہ ایضاً صفحہ ۲۰ مطبوعہ المکتبۃ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور ایضاً صفحہ ۲۲، ۲۳ مطبوعہ فاروقی کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان ایضاً صفحہ ۲۲، ۲۳ مطبوعہ النور اکیڈمی / مکتبہ ثنائیہ بلاک نمبر ۱۹ سرگودھا)

اسی تقویۃ الایمان میں ایک اور جگہ امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی صاحب لکھتے ہیں کہ

''ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھنا اور قدرت تصرف کی ثابت کرنی سو ان باتوں سے شرک ثابت ہو جاتا ہے گو کہ پھر اللہ سے چھوٹا ہی سمجھے اور اسکا مخلوق ہو اور اسی کا بندہ اور اس بات میں اولیاء و انبیاء میں اور جن و شیطان میں اور بھوت و پری میں کچھ فرق

نہیں یعنی جس سے کوئی یہ معاملہ کرے گا وہ مشرک ہو جاویگا خواہ

انبیاء و اولیاء سے خواہ پیر و شہید سے خواہ بھوت و پری سے"۔

(تقویۃ الایمان صفحہ نمبر 6 کتب خانہ راشد کمپنی دیوبند یوپی، ایضاً صفحہ نمبر 7 مطبوعہ در مطبع فاروقی دہلی 1313 ہجری، ایضاً صفحہ نمبر 30 مطبوعہ سعودیہ)

دیوبندی حضرات کے "عین اسلام" تقویت الایمان کے حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ حضرت شیخ ابوالفتح جونپوری رحمۃ اللہ علیہ کرشن کو سینکڑوں جگہ حاضر و ناظر کہہ کر امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی صاحب کے بقول مشرک ٹھہرے (نعوذ باللہ) اس کے علاوہ مولوی اسماعیل دہلوی کے غالی "عقیدت مند" ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب خود بھی کرشن چندر کو سینکڑوں جگہ اور ابلیس لعین کو بیک وقت مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں حاضر و ناظر اور متصرف تسلیم کر کے ڈبل مشرک قرار پائے، کسی دیوبندی میں جرأت ہے کہ تقویت الایمان کے فتویٰ کی روشنی میں ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب کا دفاع کر کے انہیں مسلمان ثابت کر سکے؟

جھوٹ نمبر ۱۷:

مولوی الیاس گھمن صاحب گستاخانہ عقیدے کے ضمن میں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"پیر کا قبر میں آنا جان لو اپنا شیخ جس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیا ہے مرنے کے بعد قبر میں آجاتا ہے اور اپنے مرید کی طرف سے فرشتوں کو حق کے مطابق جواب دیتا ہے اور اسے نجات دلاتا ہے"۔ (ملفوظات فریدیہ صفحہ نمبر 60) بریلوی عوام کو اور کیا چاہیے بس ضمانت مل گئی کہ انہیں قبر تک میں کسی سوال کا جواب دینا نہ پڑے گا پیر ہی سب کام کرے گا تمہارے ذمے صرف یہ کام ہے کہ بس پیر بناؤ اور

نذرانے دیے جاؤ"۔

(فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ صفحہ 397 مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا)

(محسن صاحب نے یہ اعتراض کتاب مطالعہ بریلویت جلد دوم صفحہ 378 دار المعارف اردو بازار لاہور سے حرف بہ حرف سرقہ (چوری) کیا ہے۔)

جواب:

حضرت خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف کی کتاب "فوائد فریدیہ" اردو ترجمہ بنام "فیوضات فریدیہ" سے نقل کر کے اس کو گستاخانہ قرار دیا اسی مفہوم کی عبارت حضرت امام عبدالوہاب شعرانی (973 ہجری) نے اپنی کتاب "میزان شعرانی" میں نقل کی ہے جس میں آپ لکھتے ہیں کہ

و قد ذكرنا فى كتاب الاجوبة عن ائمة الفقهاء و الصوفية ان ائمة الفقهاء و الصوفية كلهم يشفعون فى مقلديهم و يلاحظون احدهم عند طلوع روحه و عند سؤال منكر و نكير له و عند النشر و الحشر و الحساب و الميزان و الصراط و لا يغفلون عنهم فى موقف من المواقف و لمامات شيخنا شيخ الاسلام الشيخ ناصر الدين اللقانى رآه بعض الصالحين فى المنام فقال له ما فعل الله بك؟ فقال لما اجلسني الملكان فى القبر يسالاني اتاهم الامام مالك فقال: مثل هذا يحتاج الى سوال فى ايمانه بالله و رسوله؟ تنحيا عنه فتنحيا عيني انتهى۔ و اذا كان مشائخ الصوفية يلاحظون اتباعهم و مريدهم فى جميع الاهوال و الشدائد فى الدنيا و الآخرة

فکیف بائمة المذاهب الذین هم اوتاد الارض و ارکان

الدین و امناء الشارع علی امته

(المیزان الکبریٰ فصل فی بیان جملة من الامثلة المحسوسة الخ ج ۱، اول، صفحہ ۶۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

''اور ہم نے اپنی کتاب ''الاجوبة عن ائمه الفقهاء والصوفیه'' میں ذکر کیا ہے کہ تمام امام خواہ فقہاء ہوں یا صوفیہ اپنے اپنے مقلدین کی شفاعت کرائیں گے اور روح نکلنے کے وقت اور منکر نکیر کے سوال کے وقت اور نشر وحشر اور حساب اور میزان اور صراط کے نزدیک ان کا لحاظ رکھیں گے اور مجمل تمام مقامات کے کسی مقام پر ان سے غافل نہ ہوں گے اور جب ہمارے شیخ شیخ الاسلام ناصر الدین اللقانی انتقال کر گئے تو ان کو بعض بزرگوں نے خواب میں دیکھا تو انہوں نے آپ سے دریافت کیا کہ خدا تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیسا معاملہ فرمایا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ جب مجھ کو قبر میں فرشتوں نے بٹھایا تاکہ مجھ سے اپنا فرضی اور لازمی سوال کریں تو ان کے پاس حضرت امام مالکؒ تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ کیا ایسے شخص سے بھی اس کے ایمان کے بارے میں سوال کرنے کی حاجت ہے ہٹ جاؤ اس کے پاس سے پس وہ میرے پاس سے ہٹ گئے اور جب مشائخ صوفیہ اپنے مریدین اور متبعین کا تمام دنیاوی اور اخروی سختیوں میں لحاظ رکھتے ہیں تو پھر کیسے نہ لحاظ رکھیں گے کہ ائمہ مذاہب جو درحقیقت زمین کی میخیں اور دین کے ارکان اور شارع علیہ السلام کی طرف سے امت کے امین ہیں''۔

(مواہب رحمانی ترجمہ اردو میزان شعرانی، جلد اول صفحہ 170، ادارہ اسلامیات 190 انارکلی لاہور)

ڈاکٹر خالد محمود و مولوی الیاس گھمن صاحبان! اس اقتباس کو پڑھیے اور بتائیے کہ کیا حضرت امام عبدالوھاب شعرانی بھی گستاخ تھے؟ جنہوں نے فیوضات فریدیہ سے زیادہ واضح طور پر اس بات کو بیان کیا جو آپ کے خانہ ساز دھرم کے مطابق سراسر غلط ہے۔ اگر آپ میں جرأت ہے تو ان پر بھی فتویٰ لگائیے تاکہ دنیا کو پتہ چل جائے کہ دیوبندی دھرم کے مطابق امام شعرانی بھی ''گستاخ بریلوی'' ہیں۔

مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب کی تضاد بیانی پر اُن سے ایک سوال:

جیسا کہ پہلے گزر چکا کہ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب کی کتاب کو گھمن صاحب گستاخانہ عقیدہ پر مشتمل قرار دے کر اس پر اعتراض کر چکے ہیں لیکن دروغ گورا حافظہ نباشد کے مصداق الیاس گھمن صاحب نے اپنی کتاب ''حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ'' میں خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھا ہے کہ ''حضرت خواجہ صاحب'' (حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ صفحہ ۹۸ مطبوعہ مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ ۸۷ جنوبی لاہور روڈ سرگودھا) گھمن صاحب سے سوال ہے کہ حضرت خواجہ صاحب کو خود ''گستاخ'' قرار دے کر بعد میں ''حضرت'' کہنا کس طرح درست ہے؟ یا آپ کی طرف سے فیوضات فریدیہ پر کیا گیا اعتراض غلط تھا؟ مفصل مدلل وضاحت کیجیے۔

مولوی عبدالقیوم دیوبندی صاحب حضرت خواجہ غلام فرید کی اسی کتاب ''فیوضات فریدیہ'' سے استناد کر کے مرزائیت کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

> ''حضرت خواجہ غلام فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف ''فوائد فریدیہ'' میں ختم نبوت، ظہور مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کا عقیدہ شائع فرما کر مرزائیت کے بخیے اُدھیڑ دیئے ہیں اور اپنی اسی تصنیف میں ''احمدی فرقے'' کو ناری (جہنمی) لکھا ہے۔'' (فوائد فریدیہ صفحہ 30,29)

(تاریخی دستاویز صفحہ 654 مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان)

یہ کتاب دیوبندیوں کے شیخ المشائخ خواجہ خان محمد آنجہانی صاحب کی پسند کردہ ہے (جیسا کہ اس کے ٹائٹل پر درج ہے) ڈاکٹر خالد محمود و مولوی الیاس گھمن صاحبان! بتایئے کہ بوقت ضرورت ردّ مرزائیت کے لیے دیوبندی علماء کی طرف سے فوائد فریدیہ سے استدلال کیا جاتا ہے اور مصنف کے لیے ''حضرت'' اور ''رحمۃ اللہ علیہ'' جیسے الفاظ لکھے جاتے ہیں لیکن دوسری طرف ہم اہلسنت پر اعتراض کی غرض سے حضرت خواجہ غلام فرید کی اسی کتاب میں درج انکے مؤقف کو گستاخانہ عقیدہ قرار دے کر اہلسنت کا ردّ کرنے کی ناکام کوشش کی جاتی ہے بتایئے اگر فوائد فریدیہ میں گستاخی ہے تو اسکے مصنف کو ''حضرت'' اور ''رحمۃ اللہ علیہ'' کہنا کیسے درست ہو سکتا ہے؟ اس جواب سے ڈاکٹر خالد محمود و مولوی الیاس گھمن صاحبان کے اس فضول اعتراض کی حقیقت واضح ہوگئی۔

ڈاکٹر خالد محمود اور گھمن صاحبان ذرا آئینہ تو دیکھئے:

ڈاکٹر خالد محمود اور گھمن صاحب نے اہل سنت کے بغض میں سرشار ہو کر اعتراض تو جڑ دیا لیکن اپنے گریبان میں جھانکنا گوارا نہ کیا کیونکہ دیوبندی اکابر کے ہاں سے ایسی باتیں مل جاتی ہیں کہ ان کے عقیدہ کے مطابق ان میں سے کسی کا مرید ہونا جنت کی ضمانت ہے تو کسی کا نام لینا ہی یوم قیامت نجات کا باعث ہوگا اور کسی کا صرف خط دیوبندی حضرات کے نزدیک ذریعہ نجات سمجھا جاتا ہے۔ جی ہاں اس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

☆ مولوی محمود الحسن دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ

قبر سے اٹھ کے پکاروں جو رشید و قاسم
بوسہ دیں لب کو مرے مالک و رضوان دونوں

(کلیات شیخ الہند صفحہ ۶۴، مطبوعہ مجلس یادگار شیخ الاسلام پاکستان)

یعنی مولوی محمود الحسن صاحب کے زعم میں جو دیوبندی روز قیامت قبر سے اٹھ کر مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحبان کے نام پکارے گا تو داروغہ جنت حضرت مالک و حضرت رضوان اس کے لبوں کو بوسہ دیں گے اور یوں ان کا نام لینا دیوبندی حضرات کے جنت میں داخلے اور فائدے کا سبب بن جائے گا۔

☆ امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی صاحب اپنے پیر سید احمد کے بارے میں لکھتے ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے کہا کہ

"جو شخص تیرے ہاتھ پر بیعت کرے گا اگرچہ لکھو کھا ہی کیوں نہ ہو ہم ہر ایک کو کفایت کریں گے۔"

(صراط مستقیم صفحہ ۲۲۲، مطبوعہ ادارہ نشریات اسلام اردو بازار کراچی)

اس سے معلوم ہوا کہ دیوبندی وہابی عقیدہ کے مطابق جن حضرات نے سید احمد رائے بریلوی کے ہاتھ پر بیعت کر لی اُن کی نجات ہو گئی۔

☆ دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کہتے ہیں کہ

"اگر پیر پر رحمت ہو گی مرید کو ہمراہ لے لے گا۔"

(افاضات الیومیہ جلد ۴، ملفوظ نمبر ۳۴، صفحہ ۲۱ مطبوعہ المکتبۃ الاشرفیہ جامعہ اشرفیہ فیروز پور روڈ لاہور)

تھانوی صاحب کے بقول اگر دیوبندی پیر کی بخشش ہو گئی تو وہ اپنے مرید کو بھی ساتھ لے جائے گا۔

☆ مولوی احمد علی لاہوری دیوبندی صاحب مولوی حسین احمد مدنی صاحب کے بارے میں کہتے ہیں کہ

"میرے پاس حضرت مدنیؒ کا ایک مکتوب ہے جو میرے لیے ذریعہ نجات ہے۔"

(ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء صفحہ ۱۳ مضمون از مولوی حامد میاں دیوبندی)

مولوی احمد علی لاہوری صاحب کی مدنی صاحب کے بارے خوش عقیدگی کا یہ عالم ہے کہ ان کا مکتوب ذریعہ نجات سمجھا جا رہا ہے جبکہ اس کے برخلاف اسی ہفت روزہ خدام الدین میں دیوبندی دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مولوی سمیع الحق دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ

"بغیر وحی ارشاد رسول کے کسی کے انجام کے بارہ میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔" (ہفت روزہ خدام الدین لاہور، ۱۳ ستمبر ۱۹۶۳ صفحہ ۱۱)

سوال یہ ہے کہ بغیر وحی و ارشاد رسول کے لاہوری صاحب کو کیسے پتہ چل گیا کہ یہ خط میری نجات کا باعث ہے؟ تقویت الایمان میں ان کے امام مولوی اسماعیل دہلوی صاحب نے حضور علیہ السلام کے بارے میں لکھا ہے کہ

"انہوں نے سب کو اپنی بیٹی تک کو کھول کر سنا دیا کہ قرابت کا حق ادا کرنا اسی چیز میں ہو سکتا ہے کہ اپنے اختیار میں ہو۔ سو یہ میرا مال موجود ہے اس میں سے مجھ کو کچھ بخل نہیں اللہ کے ہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا سو وہاں کا معاملہ ہر کوئی اپنا اپنا درست کر لے اور دوزخ سے بچنے کی ہر کوئی تدبیر کرے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقط قرابت کسی بزرگ کی اللہ کے ہاں کچھ کام نہیں آتی جب تک کچھ معاملہ اپنا اللہ ہی سے صاف نہ کر لے تو کچھ کام نہیں نکلتا۔"

(تقویت الایمان صفحہ ۲۹، مطبوعہ کتب خانہ راشد کمپنی دیوبند ایضاً صفحہ ۳۸ مطبوعہ در مطبع فاروقی دہلی ۱۳۱۳ ہجری ایضاً صفحہ ۷۹ مطابع البرکاتی سعودیہ ایضاً صفحہ ۶۳ مطبوعہ المکتبہ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور ایضاً صفحہ ۶۲ و ۶۳ مطبوعہ فاروقی کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان ایضاً صفحہ ۶۲ و ۶۳ مطبوعہ النور اکیڈمی / مکتبہ ثنائیہ بلاک نمبر ۱۹ سرگودھا تقویۃ الایمان صفحہ ۶۳، مطبوعہ المکتبہ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور)

آپ نے ملاحظہ کیا کہ ایک طرف اکابر دیوبند کا نام لینا، ان کی بیعت کرنا اور ان کا تحریر کردہ خط ذریعہ نجات سمجھا جاتا ہے لیکن دوسری طرف انہی کی ''دھرم پستک'' کتاب تقویۃ الایمان کے مطابق جناب رسول اللہ ﷺ کی ذات کسی کی نجات نہیں کروا سکتی۔ یہ ہے علمائے دیوبند کی جناب رسول اللہ ﷺ سے نام نہاد محبت کی حقیقت۔ تف ہے ایسی ذہنیت پر۔

جھوٹ نمبر ۱۸:

مولوی الیاس گھمن صاحب لکھتے ہیں کہ:

''بریلوی اپنے اس قسم کے نظریات ثابت کرنے کے لیے بزرگان دین کو بھی اپنے ساتھ بری طرح ملوث کرتے ہیں اور لوگ جاننے کی کوشش نہیں کرتے کہ بزرگوں نے ایسی باتیں کہی بھی ہیں یا یونہی ان کا نام استعمال کیا جا رہا ہے حضرت سید احمد بن رفاعی کے کسی خادم یعقوب کے نام سے ان لوگوں نے ولی عارف کی یہ پہچان لکھی ہے:

''لاتستقر نطفۃفی فرج انثیٰ ینظر ذالك الرجل الیھا و یعلم بھا'' (الجم الرحمٰن صفحہ52)

ترجمہ: ''کسی عورت کے اندام نہانی میں کوئی نطفہ قرار نہیں پاتا مگر یہ کہ ولی عارف ضرور اسے دیکھ رہا ہوتا ہے۔''

(فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ، صفحہ 397,398، مکتبہ اہل السنۃ و الجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا)

(گھمن صاحب نے یہ اقتباس کتاب مطالعہ بریلویت جلد دوم صفحہ 380 مطبوعہ دارالمعارف اردو بازار لاہور سے حرف بہ حرف سرقہ (چوری) کیا ہے۔)

جواب:

ڈاکٹر خالد محمود صاحب نے ہم اہلسنت پر یہ اعتراض کرنے کے لیے ہاتھ کی صفائی یوں دکھائی کہ یہ اقتباس مولانا غلام محمود پپلانوی کی کتاب کے حوالے سے نقل کر کے یہ ظاہر کیا کہ اس قول کا کوئی ثبوت نہیں ہے اور انہیں کی کتاب کی چوری کرتے ہوئے تحسین صاحب نے اپنی کتاب میں نقل کر لیا حالانکہ ''نجم الرحمٰن'' میں اس قول کو حضرت امام عبدالوھاب شعرانی کی کتاب ''لطائف المنن'' بیان کیا گیا ہے اگر دیوبندی معترضین حضرت امام شعرانی کا نام ذکر کر دیتے تو ان کو یہ دجل کرنے کا موقعہ نہ ملتا قارئین اس قول کو حضرت امام شعرانی کی کتاب ''لطائف المنن'' سے ملاحظہ کریں جس سے دیوبندی علماء کی ''دیانت'' کا حال بھی معلوم ہو جائے گا۔ امام شعرانی لکھتے ہیں:

لا تستقر نطفة فی فرج انثی الا ینظر ذلك الرجل الیها، و یعلم بها۔

(لطائف المنن الباب الثانی عشر صفحہ ۴۸۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

ترجمہ: ''کسی مادہ میں نطفہ قرار نہیں پاتا مگر اس مرد کی نظر میں ہوتا ہے اور وہ اسے جانتا ہے''۔

(لطائف المنن مترجم اردو، بارھواں باب صفحہ 669 نوریہ رضویہ پبلی کیشنز 11۔داتا گنج بخش روڈ لاہور)

حضرت امام شعرانی اسی کتاب میں شیخ صادق کی شرائط کے ضمن میں لکھتے ہیں

ینظر احوال مریدہ من اللوح المحفوظ، فیعرف داء ہ و دواء ہ، یلاحظ مریدہ من حین کان فی عالم الذر قبل و رودہ و ھبوطہ، الی اصلاب الآباء و بطون الامھات۔

(لطائف المنن الباب الحادی عشر صفحہ ۳۸۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

ترجمہ: یعنی شیخِ صادق" اپنے مرید کے احوال کو لوحِ محفوظ سے دیکھتا ہو پس اس کی بیماری اور اس کا علاج پہچانتا ہو۔ اور اپنے مرید کا ملاحظہ اس کے آباء کی پشتوں میں اور ماؤں کے بطنوں میں وارد ہونے اور اترنے سے پہلے اس وقت سے رکھتا ہو جبکہ وہ عالمِ ذر میں تھا"۔

(لواقح الانوار مترجم ... باب ... صفحہ 660 نوریہ رضویہ پبلی کیشنز 11-61 گنج بخش روڈ لاہور)

قارئین کرام! مذکورہ بالا اقتباسات سے واضح ہو گیا کہ جو اعتراض ڈاکٹر خالد محمود و مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحبان نے ہم اہلسنت پر کیا ہے درحقیقت وہ ہم پر نہیں بلکہ حضرت امام عبدالوھاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ پر ہے کیونکہ وہ قول انہی کی کتاب سے نقل کیا گیا ہے۔ اب معترضین سے سوال ہے کہ آپ کے اعتراض کی رو سے حضرت امام عبدالوھاب شعرانی اس نظریہ کو بیان کرنے کی بنا پر "گستاخ بریلوی" قرار پائے یا نہیں؟ اگر جواب نفی میں ہے تو اسکی مدلل وجہ بیان کریں کہ جن کی کتاب سے یہ بات بیان کی گئی ہے وہ تو بری الذمہ ہوں اور جو اسے نقل کریں ان کو "گستاخ بریلوی" قرار دیا جائے۔ یاللعجب

جھوٹ نمبر ۱۹:

مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متعلق ہم پر ایک اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"حضرت ام المومنین کی شان میں ایک اور گستاخی: "ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ بیشک تمام مسلمانوں کی ماں ہیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تو بیوی تھیں اور آپ کے حضور انتہائی مؤدب آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کبھی کوئی ایسا کلمہ نہیں کہا جس میں گستاخی

ہو اور وہ شانِ اقدس کے منافی ہو یہ تصور کہ آپ حضور سے جلال کے ساتھ پیش آتی تھیں آپ پر ایک تہمت اور حضور اور حضرت امّ المومنین دونوں کی گستاخی ہے مگر افسوس مولانا احمد رضا خان کہتے ہیں کہ آپ حضور کی شان میں ایسی باتیں بھی کہہ جاتی تھیں جن پر شرعاً سزائے موت دی جا سکے فرماتے ہیں کہ:

''امّ المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا جو الفاظ شانِ جلال میں ارشاد کر گئی ہیں اگر دوسرا کہے تو گردن ماری جائے''۔

(ملفوظات، حصہ سوم، صفحہ 87)

یہ فیصلہ اب آپ ہی کریں کہ کیا کوئی مسلمان امّ المومنین کی شان میں اس قسم گستاخی کر سکتا ہے استغفر اللہ

صحابہ کرام اور امہات المومنین کے بارے میں بریلوی مذہب کیا ہے ہم اسکی مزید تفصیل میں نہیں جاتے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں کی گئی اس گستاخی سے دل زخمی ہے اور بات کو آگے لے جانے سے دل لرزتا ہے اور قلم تھراتا ہے''۔

(فرقۂ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ، صفحہ 388، 389 مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا)

(گھمن صاحب نے یہ اعتراض مطالعۂ بریلویت جلد دوم صفحہ 348 مطبوعہ دار المعارف اردو بازار لاہور سے حرف بہ حرف سرقہ (چوری) کیا ہے۔)

ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی کے اعتراض کا جواب ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی کے اپنے قلم سے:

چونکہ یہ اعتراض ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب کی کتاب سے گھمن

صاحب نے چوری کیا ہے لہٰذا اس کا جواب بھی ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی کے قلم سے ہی ملاحظہ کریں ڈاکٹر صاحب اپنی کتاب ''آثار الاحسان'' میں لکھتے ہیں کہ

''انس و ناز: کبھی یہ ادلال انس و ناز کے دائرہ میں بھی ظاہر ہوتا ہے حضرت تھانوی فرماتے ہیں'' وسط و سلوک میں بعض بزرگوں پر غلبہ بسط سے ادلال کا حال وارد ہو جاتا ہے اور وہ اس وقت ناز میں آ کر ایسی باتیں کہہ جاتے ہیں جو دوسرا اگر کہے تو مردود ہو جائے'' (شریعت و طریقت صفحہ 97) مولانا روم فرماتے ہیں:

ناز را روئے بباید ہمچو ورد
چوں نداری گرد بد خوئی مگرد
زشت باشد روئے نا زیبا و ناز
عیب باشد چشم نابینا و باز
پیش یوسف نازش و خوبی مکن
جز نیاز و آہ یعقوبی مکن

ترجمہ: ''ناز کرنے کے لیے گلاب کے پھول جیسا چہرہ چاہیے جب تیری یہ صورت نہیں تو کسی کی بدخوئی کے گرد نہ ہو۔ بدصورت کا ناز کرنا اور بری بات ہے نابینا کی آنکھ کھلی ہو تو اور بھی وحشت پیدا ہوتی ہے۔ یوسف کے سامنے اپنا سا ناز اور حسن نہ دکھا اگر یہ حال نہیں تو سوائے نیاز مندی اور آہ یعقوبی کے کچھ تجھ سے ظاہر نہ ہو۔''

حضرت تھانوی حدیث 41 میں ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت لائے ہیں کہ جب انکی برأت میں قرآن کریم کی آیتیں اتریں اور حضور ﷺ خوشی خوشی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر آئے تو حضرت عائشہ کی والدہ نے انہیں کہا: قومی

الی رسول اللہ (ﷺ) اٹھو اور حضور ﷺ کے پاس اظہار تشکر کے طور پر جاؤ مگر آپ اس وقت جوش میں تھیں اور آپ امید رکھتی تھیں کہ حضور ﷺ اس سے پہلے آپ کی صفائی کر دیتے آپ نے اسی انداز ادلال میں کہا: واللہ لا اقوم الیہ ولا احمد الا ہو الذی انزل برأتی "بخدا میں آپ کے پاس (بطریق ادائے شکر) نہ جاؤں گی اور میں اس پر سوائے خدا کے کسی کی حمد نہ کروں گی جس نے میری برأت میں آیات اتاریں۔ **یہ الفاظ بظاہر ادب رسالت کے خلاف معلوم ہوتے ہیں مگر حضرت عائشہ صدیقہ کو آپ کی بیوی ہونے کے تعلق سے بھی ایک مقام ناز حاصل تھا اور آپ سے یہ الفاظ اسی ناز میں صادر ہوئے اور آنحضرت نے بھی اس پر نکیر نہ فرمائی** حضرت تھانوی لکھتے ہیں "حضرت صدیقہ کو آپ کے اس تردد کی اطلاع تھی پس انکو یہ قلق تھا کہ افسوس آپ کو بھی شبہ رہا پس برأت کے نزول سے آپ کو جوش آگیا اور یہ جواب ان سے صادر ہوا چونکہ حضور ﷺ نے اس پر القاء نہیں فرمایا اس سے اہل شطح ادلال کا معذور ہونا ثابت ہو گیا۔ (التکشف، صفحہ نمبر 285)

(آثار الاحسان، جلد دوم، صفحہ 206، محمود پبلی کیشنز اسلامک ٹرسٹ جامعہ ملیہ اسلامیہ محمود کالونی لاہور)

قارئین کرام! ڈاکٹر خالد محمود و مولوی الیاس گھسن دیوبندی صاحبان کی طرف سے سیدی اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ پر کیے گئے اعتراض کا جواب مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب اور معترض ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی کے اپنے ہی قلم سے آپ نے ملاحظہ فرما لیا بتایئے کہ یہ کیسا انصاف ہے کہ اگر سیدی اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمائیں کہ "ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا جو الفاظ شانِ جلال میں ارشاد کر گئی ہیں اگر دوسرا کہے تو گردن ماری جائے" تو اس پر کہا جائے کہ یہ گستاخی کوئی مسلمان نہیں کر سکتا اس گستاخی سے دل زخمی ہے اور قلم تھراتا ہے (اعتراض کے ضمن میں مکمل اقتباس پہلے نقل کیا جا چکا ہے) اور خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے انہی الفاظ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

"یہ الفاظ بظاہر ادبِ رسالت کے خلاف معلوم ہوتے ہیں مگر حضرت عائشہ صدیقہ کو آپ کی بیوی ہونے کے تعلق سے بھی ایک مقامِ ناز حاصل تھا اور آپ سے یہ الفاظ اسی ناز میں صادر ہوئے اور آنحضرت نے بھی اس پر نکیر نہ فرمائی"۔

☆ ڈاکٹر صاحب! آپ کے نقل کردہ اقتباس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے شانِ رسالت کے خلاف الفاظ استعمال کیے لہٰذا یہ وضاحت درکار ہے کہ شریعت میں اس فعل کی کیا سزا مقرر ہے؟

بتائیے کیا یہ صریح بے انصافی نہیں کہ دیوبندی مولوی صاحب ایک بات خود زیادہ صریح طور پر لکھیں تو ان کے عقیدہ کے مطابق ان کی مسلمانی میں "فرق" نہ آئے اور دوسرا کہے تو اس کو "گستاخ" قرار دیا جائے یقیناً یہ سیدی اعلیٰحضرت کی کرامت ہے کہ جس خواہ مخواہ کے اعتراض کی بنا پر ان کو گستاخ قرار دیا جا رہا تھا معترضین کی مفروضہ "گستاخی" سے زیادہ "صریح گستاخی" خود معترض ڈاکٹر خالد محمود اور اُن کے پیشوا "مولوی اشرف علی تھانوی صاحب سے ثابت ہو گئی اور معترض اپنے فتویٰ کی رو سے اپنے پیشوا سمیت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا گستاخ قرار پا گیا۔

ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب سے ایک سوال:

ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب نے مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی صاحب کا جو اقتباس نقل کیا ہے اس میں حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس فعل کو ادلال کہا گیا ہے اور "ادلال" کسے کہتے ہیں اس کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب تھانوی صاحب سے نقل کرتے ہیں کہ

"ادلال کا ترجمہ ناز ہے یہ ایک حال ہے کہ جو بعض محبین کو غلبۂ

انس و انبساط میں پیش آتا ہے۔۔۔۔کامل اور غیر کامل میں اتنا
تفاوت ہے کہ کامل کا قول و فعل اس حالت میں بھی حدِ ادب
سے متجاوز نہیں ہوتا غیر کامل سے کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے''۔

(انتباہات، صفحہ 340) (آثار الاحسان جلد دوم صفحہ ۲۰۵ مطبوعہ محمود پبلیکیشنز اسلامک ٹرسٹ جامعہ علیہ اسلامیہ محمود کالونی لاہور)

یعنی تھانوی صاحب کے نزدیک ادلال (یعنی ناز) میں بھی کامل حدِ ادب سے متجاوز نہیں ہوتا لیکن غیر کامل حدِ ادب سے متجاوز ہو جاتا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ان الفاظ کے بارے میں ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب پہلے ہی لکھ چکے ہیں ''یہ الفاظ بظاہر ادب رسالت کے خلاف معلوم ہوتے ہیں'' گویا انکے نزدیک حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا انداز ادلال (ناز) میں شانِ رسالت کے خلاف الفاظ بول کر ''غیر کامل'' ہوئیں ڈاکٹر صاحب! بتایئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو غیر کامل کہنا انکی شان میں نامناسب اور شیعیت کی ترجمانی ہے یا نہیں؟

(جاری ہے)

قسط سوم:

تحریف بن گزارا بالکل نہیں تمہارا
کیا تم ہو اہلحدیث؟

حضرت علامہ ابو الحسن محمد خرم رضا قادری

اگر کوئی وہابی نسخوں کے اختلاف کا بہانہ بنانے کی کوشش کرے تو ہم ان کے گھر کی گواہی پیش کرنے لگے ہیں۔ نجدی عالم اور سعودی علماء میں بہت بڑا نام ڈاکٹر صالح بن فوزان الفوزان نے لکھا اور جماعۃ الدعوۃ کے اشاعتی ادارہ دارالاندلس نے چھاپا ہے کہ۔

> ''علامہ ابن قیم نے اپنی کتاب جلاء الافہام میں ایسی اکتالیس (41) جگہوں کا تذکرہ کیا ہے۔ جہاں آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجنا ضروری ہے۔''

(کتاب التوحید مترجم صفحہ 176 مطبوعہ دارالاندلس ۱۴۲۶۔ مرکز القادسیہ 4-لیک روڈ چوبرجی چوک لاہور۔ کتاب التوحید مترجم مع مقدمہ مختار احمد ندوی صفحہ 157-156 مطبوعہ مکتبۃ السنۃ الدار السلفیۃ لنشر التراث الاسلامی 18 سفید مسجد سولجر بازار نمبر 1 کراچی شوال 1421 جنوری 2001۔ کتاب التوحید تالیف د۔ صالح بن فوزان نجدی المکتب التعاونی للدعوۃ والارشاد وتوعیۃ الجالیات بسلطانہ ۱۴۲۳ سعودی عرب)

مندرجہ ذیل سطور تحریر کرتے وقت راقم الحروف کے پیش نظر جلاء الافہام کے 13 عدد نسخہ جات ہیں جن تمام میں درود و سلام پڑھنے کے 41 مقامات ہیں اور 14 مقام بھی موجود ہے۔ جبکہ مزید تحقیق سے 13 سے زائد نسخہ جات بھی مل سکتے ہیں۔

i۔ سب سے پہلا نسخہ جو ہمارے پیش نظر ہے۔ وہ مکتبۃ المؤید ریاض (نجد)

اور مکتبۃ دار البیان دمشق سوریہ کا مطبوعہ ہے۔ اس کے محقق شعیب ارناووط اور عبدالقادر ارناووط ہیں یاد رہے کہ عبدالقادر ارناؤوط وہابی محدث ناصر الدین البانی کا شاگرد ہے۔ اور شعیب ارناووط نے بھی ناصر الدین البانی سے خصوصی استفادہ کیا ہے۔ (محمد ناصر الدین البانی صفحہ 100 دارالسلام ۱۴۲۹)

کتاب کا ناشر بشیر عیون بھی نجدی ذہنیت کا حامل ہے اور اُس وہابی نے اس کتاب کے شروع میں اس بات کا اظہار کیا ہے۔ کہ اس کا دارالکتب ظاہریہ دمشق میں نمبر 5480 کے تحت مخطوط موجود ہے جس کے چند صفحات کا عکس بھی شروع میں لگایا ہے اور مطبوعات و تالیفات ابن قیم کے ضمن میں لکھا ہے کہ یہ پہلی مرتبہ ''مطبعة المنيرية'' میں حامد فقی کے زیر نگرانی چھپا تھا یاد رکھنے کی بات ہے کہ یہ وہی حامد فقی ہے جس نے ''شرح الصدور بتحريم رفع القبور'' کے حاشیہ میں صفحہ 35 مطبوعہ دارالسلام پر حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی قبرِ انور کو وثن اور صنم (بت) لکھا ہے۔ اس گستاخ اور بے ادب کے زیر نگرانی بھی 41 مقامات بشمول 14 مقام والا نسخہ چھپا مگر دارالسلام نے 14 مقام حذف کر کے روضہ رسول ﷺ سے بغض کا مظاہرہ کیا اور اسکی وجہ یقیناً ابن تیمیہ کا اپنے فتاویٰ میں یہ لکھنا ہے کہ قبر انور کی زیارت کی نیت سے سفر حرام اور معصیت ہے مگر اپنے ہی بڑوں کی کتب سے احادیث اور آثار کھرچ ڈالنا یہ نام نہاد اہلحدیثوں کا ہی کام ہے۔

ii۔ دوسرا نسخہ: محقق ابوعبیدہ مشہور بن حسن آل سلمان کی تحقیق کے ساتھ دار ابن جوزی نے چھاپا ہے اس نسخہ کے محقق بھی وہابی محدث ناصر الدین البانی کے شاگرد ہیں اور یہ ایک معتبر مخطوط سے استفادہ کر کے ترتیب دیا گیا ہے۔ اور اس کے دو صفحات کا عکس بھی کتاب کے شروع میں موجود ہے المحقق 200 سے زائد کتب کے محقق ہیں

iii۔ تیسرا نسخہ زائد بن احمد النشیری کی تحقیق کے ساتھ دار عالم الفوائد نے چھاپا

ہے اور یہ بالخصوص ابن قیم کی کتب وغیرہ کو چھاپنے کا سلسلہ ہے اس نسخہ میں بھی پہلے بیان کردہ نسخوں کی طرح 41 مقامات اور 14 مقام موجود ہے۔

iv۔ چوتھا نسخہ بیت الافکار الدولیہ عمان کا مطبوعہ ہے کل 41 اور 14 مقام بھی موجود ہے۔ یاد رہے کہ 41 مقامات میں پہلے مسجد میں داخل ہوتے اور باہر نکلتے وقت پھر صفا، مروہ پر اور تلبیہ سے فارغ ہو کر حجر اسود کو چومنے کے وقت اور پھر قبر انور کے پاس درود و سلام پڑھنے کے مواقع بیان کئے ہیں۔ جو لوگ حج اور زیارت روضہ نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اکٹھا جائز تصور نہیں کرتے۔ اگر وہی اپنی کتب سے یہ مقام حذف کریں تو انکا مقصد واضح اور بیان کے بغیر بھی ظاہر ہے۔ جبکہ ابن قیم کا مندرجہ بالا حج کے اعمال سے متصل زیارت قبر نبوی علیہ الصلوۃ و السلام کے وقت درود و سلام کے بارے میں آثار نقل کرنا وہابیوں پر حجت ہے۔

v۔ پانچواں نسخہ دارالکتاب العربی بیروت لبنان کا مطبوعہ ہے۔ اس میں بھی 41 مقامات اور 14 مقام قبر انور کے قریب درود و سلام عرض کرنے کا ہے۔ اس نسخہ کا محقق عبدالرزاق المحدی وہابی ذہنیت کا حامل ہے۔

vi۔ چھٹا نسخہ موسسۃ الرسالۃ ناشرون کا مطبوعہ ہے۔ اور شیخ مصطفیٰ نے 4 نسخہ جات سے استفادہ کر کے چھپوایا ہے اس میں بھی کل 41 مقامات اور 14 مقام موجود ہے۔

vii۔ ساتواں نسخہ دار الغد الجدید قاہرہ مصر کا مطبوعہ ہے۔ اس میں بھی کل 41 مقامات اور مطبوعہ 14 مقام موجود ہے۔ اسکے محقق مصطفیٰ ابو العاطی ہیں۔

viii۔ آٹھواں نسخہ الشرکۃ الجزائریۃ اللبنانیۃ الجزائر کا مطبوعہ ہے اس میں بھی کل مقامات 41 اور درود و سلام پڑھنے کا 14 مقام قبر انور کے قریب پڑھنے کا موجود ہے۔

ix۔ نواں نسخہ دار ابن کثیر دمشق کا مطبوعہ ہے۔ اس میں درود سلام پڑھنے کے مقامات 41 اور مطبوعہ 14 مقام بھی موجود ہے۔ محققین ایمن عبدہ الشواء اور یوسف علی بدیوی ہیں۔

x۔ دسواں نسخہ حافظ وحیدی کتب خانہ محلہ جنگی پشاور کا مطبوعہ ہے۔ اس نسخہ میں بھی درود و سلام پڑھنے کے 41 مقامات ہیں۔ اور 14 مقام بھی موجود ہیں۔

xi۔ گیارھواں نسخہ فرید بک سٹال لاہور کا مطبوعہ ہے اس میں بھی 14 مقام موجود ہیں۔

xii۔ بارھواں نسخہ شبیر برادرز لاہور کا مطبوعہ ہے اس میں بھی کل 41 مقامات اور 14 مقام بھی شامل ہے۔

xiii۔ تیرھواں نسخہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور کا مطبوعہ ہے اس نسخہ میں بھی کل 41 مقامات ہیں۔ اور 14 مقام بھی موجود ہے۔

مندرجہ بالا 13 عدد نسخہ جات سے یہ ثابت ہوا کہ ان تمام میں کل مقامات 41 اور 14 مقام درود و سلام پڑھنے کا روضہ اقدس پر حاضری کے وقت ہے۔ جس کو دارالسلام نے اپنے مطبوعہ مترجم نسخہ سے نکال کر خیانت کا ثبوت دیا ہے غور فرمائیں 41 میں سے صرف یہی مقام کیوں حذف کیا گیا جبکہ ان غیر مقلدین کے نزدیک روضہ مبارک کی طرف سفر کرنا حرام اور معصیت ہے یہ صرف دال میں کالا ہونے کی نہیں بلکہ دل کے کالا ہونے کی علامت ہے۔

11۔ سعودی حکومت نے حجاج و معتمرین میں 2011 میں ایک کتاب "تفسیر العشر الاخیر" کے نام سے تقسیم کی جس کے عربی ایڈیشن کے آخر میں نماز کا طریقہ باتصویر موجود ہے۔ قیام میں ہاتھ باندھنے کا طریقہ بیان کرتے ہوئے مصنف لکھتا ہے ویجعلهما تحت صدره یعنی دونوں ہاتھوں کو سینے سے نیچے باندھ لے جبکہ اس کتاب کے اردو ایڈیشن میں وہابی مترجم

نے اپنے نجدی آقاؤں سے اختلاف کرتے ہوئے تحریف کر ڈالی اور ترجمہ یوں کیا "پکڑ کر سینہ پر رکھ لے" واہ واہ نجدی وہابی مذہب والوں نے تو بد دیانتی اور خیانت کی انتہا کر دی پاکستانی اہلحدیث خصوصاً حافظ سعید کی جماعۃ الدعوۃ سے سوال ہے کہ پہلے نجدیوں کے ریال کھاؤ اور انکے گن گاؤ جب انکے عمل سے تمہارا عمل ٹکرائے تو ایسا الٹا ترجمہ کر کے اپنا مذہب اور اپنی ساکھ بچاؤ کیا یہی اہلحدیثی ہے۔ ایسی اہلحدیثی کو دور ہی سے سلام۔

12۔ کتابوں میں ردو بدل و تحریفات کے بے تاج بادشاہ ادارہ دارالسلام نے 2002 میں نماز نبوی (صحیح احادیث کی روشنی میں) چھاپی تو اس کے صفحہ 296 پر یہ عبارت غائبانہ نماز جنازہ کے خلاف موجود تھی۔

"غائبانہ نماز جنازہ پڑھنے پر نجاشی کے قصہ سے دلیل لی جاتی ہے یہ قصہ صحیح بخاری (1333,1328,1327,1320,1318,1245) اور صحیح مسلم (951) میں موجود ہے مگر اس سے غائبانہ نماز جنازہ پر استدلال کرنا صحیح نہیں ہے۔

(نماز نبوی صفحہ 296 ایڈیشن 2002 مطبوعہ دارالسلام لاہور)

اب مندرجہ بالا عبارت کو تبدیل کر کے اس کے خلاف یوں لکھ دیا گیا ہے۔ "غائبانہ نماز جنازہ پڑھنا مشروع ہے۔ اور اسکی دلیل وہ حدیث ہے۔ جو صحیح بخاری (1333,1328,1327,1320,1318,1248۔۔۔۔۔) وغیرہ اور صحیح مسلم حدیث (951) میں نجاشی شاہ حبشہ کے حوالے سے آئی ہے۔ (نماز نبوی صفحہ 368 مطبوعہ دارالسلام 2008) صرف 6 سال کے دوران اتنی ترقی کہ جو دلیل نہ ہو وہ دلیل بن جاتی ہے۔

13۔ غیر مقلدین اور دیو بندی حضرات کی متفقہ مسلمہ شخصیت اسماعیل دہلوی قتیل بالاکوٹ نے تقویۃ الایمان میں حضور اکرم نور مجسم ﷺ پر جھوٹ باندھتے ہوئے یہ عبارت لکھی

"یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔"

(تقویۃ الایمان صفحہ 100 مطبوعہ)

(دارالکتب السلفیہ لاہور۔ صفحہ 85 مطبوعہ اسلامی کتب خانہ لاہور)

جبکہ غیر مقلدین کے عالمی اشاعتی ادارہ دارالسلام نے اپنے گرو گھنٹال کے جھوٹ پر پردہ ڈالتے ہوئے اس عبارت میں تحریف وتبدیلی کرتے ہوئے یوں لکھ مارا

"یعنی ایک نہ ایک دن میں بھی فوت ہوکر آغوش لحد میں جا سوؤں گا۔"

(تقویۃ الایمان صفحہ 97 مع کتاب التوحید مطبوعہ دارالسلام 1417 / 1997)

یہی کاروائی حکومت سعودی عرب کی مطبوعہ تقویۃ الایمان میں بھی سرانجام دی گئی۔

(تقویۃ الایمان صفحہ 115 مطبوعہ ریاست عامہ برائے ادارات بحوث علمیہ وافتاء ودعوت وارشاد ادارہ عامہ برائے طباعت واشاعت ریاض۔ مملکت سعودی عرب)

14۔ اسماعیل دہلوی قتیل بالاکوٹ کی تقویۃ الایمان میں درج ذیل عبارت موجود تھی۔ "البتہ اگر یوں کہے کہ یا اللہ شیخ عبدالقادر جیلانی کے لئے کچھ دے تو ایسا کہنا جائز ہے۔"

(تقویۃ الایمان صفحہ 94 مطبوعہ دارالکتب السلفیہ لاہور تقویۃ الایمان صفحہ 80 مطبوعہ اسلامی کتب خانہ لاہور)

جبکہ سعودی وزارت اوقاف اور دارالسلام لاہور ریاض دونوں نے اپنی اپنی تقویۃ الایمان سے مندرجہ ذیل بالا عبارت نکال کر یہودی النسل عادات کا حامل ہونے کا ثبوت دیا دیکھیے صفحہ 107 اور 92۔

15۔ اسماعیل دہلوی ہی کی تقویۃ الایمان میں عبارت درج ذیل الفاظ میں تھی۔ "لوگوں میں ایک ختم مشہور ہے۔ کہ اس میں یوں پڑھتے ہیں یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیأ للہ یعنی اے شیخ عبدالقادر کچھ دو تم اللہ کے لئے یہ لفظ نہ کہنا چاہیے۔

(تقویۃ الایمان صفحہ 80 مطبوعہ اسلامی کتب خانہ لاہور وصفحہ 94-93 مطبوعہ دارالکتب السلفیہ 4 شیش محل روڈ لاہور)

سعودی عرب وزارت اوقاف دارالسلام ریاض لاہور نے اس عبارت کو تبدیل کر کے یوں کر دیا ہے۔ کہ ''لوگوں میں ایک ختم مشہور ہے جس میں یہ کلمہ پڑھا جاتا ہے یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیأ للہ یعنی اے شیخ ،اللہ کے واسطے ہماری مراد پوری کرو یہ شرک ہے اور کھلا شرک۔ (تقویۃ الایمان صفحہ 107 مطبوعہ وزارت سعودی عرب 1411۔ دارالسلام صفحہ 92 ریاض لاہور 1418) نہ کہنے کے حکم کو شرک اور کھلے شرک میں تبدیل کر دیا

16۔ سنن ابن ماجہ میں 2045 نمبر حدیث کے الفاظ ''ان اللہ وضع عن امتی'' کے الفاظ کو سعودی عالم اور نجدی فکر کے امین ڈاکٹر صالح بن فوزان عبداللہ الفوزان نے یوں تبدیل کر دیا

''عفی عن امتی'' (قرآن وحدیث کی روشنی میں فقہی احکام ومسائل 482/2)

17۔ جامع ترمذی کی حدیث 2676 کے الفاظ ''وان عبد حبشی'' کو ''وان تامر علیکم عبد'' سے بدل دینا بھی ڈاکٹر صالح فوزان نجدی کا کام ہے۔

(قرآن وحدیث کی روشنی میں فقہی احکام ومسائل 447/2)

18۔ سنن ابو داؤد کی حدیث 4607 کے الفاظ وان عبدا حبشیا کو بھی وان تامر علیکم عبد سے تبدیل کر دیا۔

(قرآن وحدیث کی روشنی میں فقہی احکام ومسائل 447/2)

19۔ بخاری مسلم کے حوالے سے حدیث کے الفاظ لاتجمعوا نقل کیے گئے۔ جبکہ بخاری 5109-5110 اور مسلم 1408 میں قطعاً یہ الفاظ موجود نہیں ہیں وھاں لایجمع کے الفاظ موجود ہیں۔ یہ ڈاکٹر صالح فوزان کی تحریف فی الحدیث ہے۔ (دیکھیے قرآن وحدیث کی روشنی میں فقہی احکام ومسائل 264/2)

20۔ بخاری اور مسلم کے لفظ ''مسجدنا'' (بخاری 853 مسلم 564) اور ''المساجد'' (مسلم 561) کو لفظ مصلانا سے بدل دینا امام الوھابیہ ڈاکٹر صالح فوزان کا سیاہ کارنامہ ہے دیکھیے۔ (قرآن وحدیث کی روشنی میں فقہی احکام ومسائل 466/2)

❁❁❁❁

(جاری ہے)

مولوی رشید احمد گنگوہی کے باغی دیوبندی

شانِ رضا قادری

www.deobandimazhab.com

السلام علیکم! محترم قارئین کرام آپ کو معلوم ہوگا کہ آج اگر کسی دیوبندی کے سامنے حضور سرورِ دو عالم نورِ مجسم ﷺ کو حاضر و ناظر کہہ دیا جائے یا بزرگوں سے مدد مانگ لی جائے تو ابھی ہماری بات ختم نہیں ہوتی کہ لاحول و لا قوۃ الا باللہ اور استغفر اللہ کی صدا بلند ہوتی ہے اور فوراً سے پہلے ہمیں کافر و مشرک قرار دے کر اسلام کی صف سے نکال دیا جاتا ہے اور مرتد قرار دے کر واجب القتل کے مقام پر پہنچا دیا جاتا ہے جو کہ ایک ظلم عظیم ہے۔اصل بات جو میں کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ دیوبندیوں کا یہ طرزِ عمل اپنے غوث اعظم مولوی رشید احمد گنگوہی کے طریقہ کار سے بالکل مختلف ہے۔ ہوا یوں کہ رشید گنگوہی سے کسی نے سوال کیا کہ ''اگر کوئی شخص معتقد تعزیوں کا ہو ان سے مرادیں مانگے اور یہ بھی ظاہر کرتا ہو کہ اس میں امام حسین علیہ السلام موجود ہوتے ہیں۔یا قبروں پر چادریں چڑھاتا ہو اور مدد بزرگوں سے مانگتا ہو یا بدعتی مثل جواز عرس و سویم وغیرہ ہو اور یہ جانتا ہو کہ یہ افعال اچھے ہیں تو ایسے شخص سے عقد نکاح جائز ہے یا نہیں؟ الخ

اب مولوی رشید گنگوہی صاحب اس سوال کا جواب کچھ یوں دیتے ہیں

''جو شخص ایسے افعال کرتا ہے وہ قطعاً فاسق ہے اور احتمال کفر کا ہے ایسے سے نکاح کرنا دختر کا اس واسطے ناجائز ہے کہ فساق

سے ربط ضبط کرنا حرام ہے اگرچہ نکاح اس سے درست ہو جاوے۔" (فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۴۲ میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی)

قارئین کرام ملاحظہ فرمایا آپ نے؟ ہم سنی اگر حضور ﷺ کو حاضر و ناظر مانیں اور محفل میلاد میں روحانی اعتبار سے موجود جانیں تو دیوبندی ہم کو کافر و مشرک گردانیں، مگر شیعہ امام حسین رضی اللہ عنہ کو حاضر و ناظر مانیں یعنی محفل میں موجود جانیں تو وہ صرف فاسق کہلائیں اور گنگوہی صاحب یقین نہیں بلکہ احتمال کفر کا بتائیں۔ ایسی دورخی دیوبندی ہی اپنے ورثے میں پائیں اگر ہم کچھ عرض کریں تو برا منائیں اور لوگوں سے اپنے کفریہ و گستاخانہ افکار چھپائیں، خود مشرک ہونے کے باوجود دوسروں کو کافر و مشرک بتلائیں۔ اس آرٹیکل کو پڑھ کر دیوبندی حضرات برا نہ منائیں اگر ہو سکے تو جواب عنایت فرما کر شکریہ کا موقعہ فراہم فرمائیں اور استغاثت غیر اللہ سے مانگ کر شیعہ کافر نہ قرار پائیں ذرا اس کی وجہ بھی تو بتلائیں۔

تبصرۂ کتب

میثم عباس قادری رضوی

وقت کی کمی وجہ سے کتابوں پر تبصرہ سرسری نظر سے کیا جاتا ہے اس لیے اگر کسی کتاب میں خلاف مسلک اہل سنت کوئی تحریر ہو تو ادارہ اس کا ذمہ دار نہیں۔ (ادارہ)

نام کتاب : انبیاء کرام گناہ سے پاک ہیں
(یہ فتویٰ فتاویٰ رضویہ میں نہیں ہے۔)

فتویٰ : از امام اہل سنت سیدی اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان فاضل بریلی رحمۃ اللہ علیہ

صفحات : ۲۴

ناشر : ادارہ تحفظ عقائد اہل سنت پاکستان

امام اہل سنت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت مولانا مفتی احمد رضا خان محدث بریلوی نے عصمت انبیاء کے متعلق غیر مقلدین کی طرف سے کیے گئے اعتراض کا مدلل جواب سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے رقم فرمایا تھا پہلی دفعہ یہ فتویٰ ماہنامہ تحفہ حنفیہ ۱۳۲۳ھ میں شائع ہوا۔ اس کے بعد یہ فتویٰ شائع نہیں ہو سکا اور فتاویٰ رضویہ میں بھی شامل ہونے سے رہ گیا۔ برادر گرامی محمد ابرار قادری صاحب نے اس فتویٰ کو ڈھونڈ نکالا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی مدظلہ العالی نے فتویٰ میں شامل عربی فارسی عبارات کا ترجمہ، حوالہ جات کی تخریج اور مشکل الفاظ کے معانی لکھ کر عام عوام کے لیے بھی فتویٰ کو مفید بنا دیا۔ فتویٰ کا نام بھی حضرت مفتی صاحب کا تجویز کردہ ہے اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے چونکہ فتاویٰ رضویہ جدید وقدیم میں یہ فتویٰ شامل نہیں ہے اس لیے سیدی امام اہلسنت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک پر اس فتویٰ کی

اشاعت اہل سنت کے لیے ایک تحفہ ہے جس کو راقم کے باہتمام رد بدمذہباں میں کوشاں ''ادارہ تحفظ عقائد اہل سنت پاکستان'' نے شائع کر دیا ہے۔ لاہور اور کراچی میں اہلسنت کے کتب خانوں سے یہ فتویٰ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

نام کتاب : آفتاب ہدایت مع مناظرات ثلاثہ
مسلک دبیر پر محرفین کے پیدا کیے گئے شبہات کا ازالہ

مؤلف : مناظر اسلام فاتح رافضیت قاطع وہابیت شیر پنجاب
حضرت علامہ ابو الفضل محمد کرم الدین دبیر رحمۃ اللہ علیہ /
میثم عباس قادری رضوی

ناشر : ادارہ تحفظ عقائد اہلسنت پاکستان

مناظر اسلام فاتح رافضیت قاطع وہابیت شیر پنجاب حضرت علامہ ابو الفضل محمد کرم الدین دبیر رحمۃ اللہ علیہ ایک ایسی عظیم شخصیت ہیں جنہوں نے اپنے دور میں مختلف فتنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور تحریری و تقریری ان کا خوب رد کیا بالخصوص امت ابن سبا یہودی فرقہ شیعہ اور ''امت'' مولوی اسماعیل دہلوی فرقہ وہابیہ دیوبندیہ کا آپ نے خوب رد کیا۔ آپ کی کتاب آفتاب ہدایت اردو زبان میں رد شیعہ پر لکھی گئی عظیم کتاب ہے اس میں آپ نے فرقہ شیعہ شنیعہ یعنی شیعہ کا خوب رد کیا۔ اس کتاب کے مطالعہ سے آپ کے علم و فضل اور مطالعہ کی گہرائی کا خوب اندازہ ہوتا ہے۔ مولانا دبیر کی وفات کے بعد قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب نے آفتاب ہدایت میں کم از کم ۱۰ مقامات میں تحریف کر دی تھی راقم کے پاس آفتاب ہدایت کا وہ نسخہ موجود ہے جو مولانا نے اپنی حیات میں شائع کیا تھا یہ آفتاب ہدایت اس نسخے کا عکس لے کر شائع کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ مولانا کرم الدین دبیر رحمۃ اللہ علیہ کے ۳ مناظروں پر مشتمل رسالہ نام مناظرات ثلاثہ بھی آفتاب ہدایت کے ساتھ شامل ہے جس میں غیر مقلد وہابی علماء مولوی ثناء اللہ امرتسری اور مولوی یوسف خانپوری کی شکست کی داستان رقم ہے کتاب کے آخر میں فرقہ وہابیہ دیوبندیہ کے باطل عقائد کا بھی بیان کیا گیا ہے۔ یہ کتاب مناظرات ثلاثہ برادرم محمد ایوب

عطاری صاحب چھچھ (برہ زئی) کے توسط سے دستیاب ہوئی، اللہ تعالیٰ ان کو دارین کی نعمتیں عطا فرمائے۔ مولانا کرم الدین دبیر رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد ان کے بیٹے قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب نے یہ مشہور کرنا شروع کر دیا کہ مولانا کرم الدین دبیر نے دیوبندی مسلک قبول کر لیا تھا لیکن قاضی صاحب کے پاس اس کا کوئی ثبوت نہیں تھا قاضی صاحب کے آنجہانی ہونے کے بعد ان کے ایک عقیدت مند مولوی عبدالجبار سلفی دیوبندی صاحب نے مولانا کرم الدین دبیر رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی پر ایک کتاب بنام ''احوال دبیر'' شائع کی اور اس میں ایک باب صرف اس جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے لیے مختص کیا کہ مولانا کرم الدین دبیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا مسلک تبدیل کر لیا تھا لیکن سلفی صاحب اس میں کوئی تحریری ثبوت پیش نہیں کر سکے کہ جس میں مولانا نے مسلک کی تبدیلی کی بابت کچھ تحریر کیا ہو۔ مولانا دبیر کو اپنا ہم مسلک ثابت کرنے کے لیے سلفی صاحب نے دروغ گوئی تضاد بیانی اور خیانت کو حرز جاں بنائے رکھا۔ بعض احباب کے بے حد اصرار پر آخر کار راقم نے سلفی صاحب کی کتاب کے اس باب کا رد کیا جس میں مدلل طور پر سلفی صاحب کا رد کیا اور علمائے دیوبند کے حوالہ جات سمیت دیگر دلائل سے ثابت کیا کہ مولانا کرم الدین دبیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا مسلک تبدیل نہیں کیا تھا۔ یہ مقالہ بڑے سائز کے ۹۱ صفحات پر مشتمل ہے۔ (جو کلمۂ حق کے سائز پر ۱۲۸ صفحے بنتے ہیں۔) یہ مقالہ نہایت عجلت میں لکھا گیا۔ وقت کی قلت کی بنا پر اس کی کماحقہ پروف ریڈنگ نہ ہو سکی جس کی وجہ سے کمپوزنگ کی اغلاط باقی رہ گئی ہیں اگلے ایڈیشن میں ان کو درست کر دیا جائے گا مزید مواد بھی راقم کے پاس موجود ہے جسے اگلے ایڈیشن میں شامل کر دیا جائے گا راقم کے باہتمام قائم کردہ ادارہ تحفظ عقائد اہلسنت پاکستان نے شائع کیا ہے اس کتاب کو اس تاریخی دستاویز کو جلد از جلد لاہور کراچی میں موجود اہلسنت کے کتب خانوں سے طلب فرمائیں۔

نام کتاب : طاہر القادری کی حقیقت

مولف : حضرت علامہ مفتی ولی محمد رضوی مدظلہ العالی

صفحات : ۲۰۸

رابطہ نمبر : (0315-4593197 0308-7057505)

ناشر : باب الاسلام کراچی لاہور، فیصل آباد۔

صلح کلیت کے علمبردار، فدائے یہود و نصاریٰ، بغیض حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، زمانہ حال کی مشہور متنازعہ ترین شخصیت ڈاکٹر طاہر القادری (درحقیقت بظاہر القادری) کے افکار و نظریات پر علمائے اہل سنت کے قلمی جہاد کی سرگزشت سب پر عیاں ہے علمائے اہل سنت کے قلمی جہاد کے اسی تسلسل میں حال ہی میں ایک کتاب بنام "طاہر القادری کی حقیقت کیا ہے؟" ہندوستان سے شائع ہوئی جسے کسی مرد مجاہد نے مسلمانان اہل سنت پاکستان کے استفادہ کے لیے شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے اس کتاب کے مؤلف حضرت علامہ مولانا ولی محمد رضوی مدظلہ العالی نے اس کتاب میں تقریباً سو علمائے ہندوستان کے فتاویٰ و تصدیقات شامل کی ہیں جن میں سرفہرست حضرت مرشدی تاج الشریعہ مولانا مفتی اختر رضا خاں الازہری حفظہُ اللہ تعالیٰ، محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری، حضرت علامہ سید محمد مدنی میاں، حضرت علامہ محمد احمد مصباحی، حضرت علامہ مفتی محمد نظام الدین رضوی، حضرت علامہ نیس اختر مصباحی، حضرت مولانا انوار احمد امجدی، (حفظ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) زیادہ نمایاں ہیں اس کتاب کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں طاہر القادری صاحب کے "تازہ وارد آمدی افکار" کی حقیقت بھی کھولی گئی ہے۔ پہلی فرصت میں اسے لاہور، کراچی، فیصل آباد میں اہل سنت کے کتب خانوں سے طلب فرمائیں۔

نام کتاب : جواب اشتہار کفریت درود شریف الصلوٰۃ و السلام یا رسول اللہ

مولف : امام المناظرین حضرت علامہ مفتی
غلام دستگیر ہاشمی قصوری رحمۃ اللہ علیہ

صفحات : ۴۵

ناشر : دائرۃ الاسلام

(8-c محی الدین بلڈنگ پہلی منزل داتا دربار مارکیٹ لاہور)

امام المناظرین حضرت علامہ مفتی غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ کا نایاب رسالہ ”جواب اشتہار کفریت“ جس میں غیر مقلد مولوی احمد علی و مولوی عبد العزیز صاحبان کے اس اشتہار کا مدلل رد کیا گیا ہے جس میں انہوں نے درود شریف الصلوٰۃ و السلام علیک یا رسول اللّٰہ کا پڑھنا کفر قرار دیا تھا جس کے ردعمل میں حضرت مولانا غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ ان غیر مقلد علماء سے مناظرہ کرنے کے لیے تشریف لے گئے لیکن مذکورہ مولویان وہابیہ نے حسب عادت طائفہ وہابیہ مناظرہ سے راہ فرار اختیار کی آخر کار حضرت مولانا نے تحریری صورت میں اس کا رد شائع کیا یہ رسالہ عرصہ سے نایاب تھا راقم کے پاس اس کا مولانا کی زندگی میں شائع ہونے والا نسخہ موجود ہے جو ادارہ کو راقم نے بغرض اشاعت دیا۔ اس رسالہ کے شروع میں مولانا کا تعارف اور ان کی کتب کے نام بھی لکھ دیے ہیں اور ساتھ ہی ناشر کی طرف سے فرقہ وہابیہ کی بھی خوب خبر لی ہے جو آج حضرت مولانا کو اپنا ہم مسلک قرار دے رہے ہیں باقی تفصیلات رسالہ میں ملاحظہ کیجئے۔

نام کتاب : بدیع الرضائی مدح المصطفیٰ

مصنف : میرزا امجد رازی

صفحات : ۳۳۳

ناشر : صدیقی پبلشرز

(آفس نزد جامع مسجد حنفیہ پرانی سبزی منڈی کراچی 0300-2292637)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے عقیدت کے بے پایاں اظہار میں عقیدہ کا جو التزام رکھا وہ کئی نعت گو شاعروں کو نصیب نہیں ہوا انہوں نے نعت کو ایک متوازن اور قابل تقلید نمونہ عطا کیا میرزا امجد رازی صاحب نے زیر تبصرہ کتاب میں سیدی اعلیٰ حضرت کی نعت کا ایسا جائزہ پیش کیا جس میں معانی و بیان کے ساتھ ساتھ آپ کی نعتیہ شاعری میں موجود محسنات کی نشاندہی کی گئی ہے امجد رازی صاحب کی عروض پر مہارت تو مسلمہ ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ وہ بیان و بدیع سے متعلق مباحث میں بھی مہارت رکھتے ہیں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی نعت گوئی پر پہلے بھی

کافی کام ہو چکا ہے جس میں ان کی نعت گوئی کے فنی محاسن کو اجاگر کیا گیا ہے لیکن امجد رازی صاحب نے اس کتاب میں نہ صرف علم بدیع پر کلام کیا بلکہ کلام رضا سے معانی و بیان کا جو توضیحی مطالعہ کیا ہے وہ لائق تحسین ہے انہوں نے دل جمعی کے ساتھ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے عربی اردو نعتیہ اشعار کو آیات و احادیث کے ساتھ بطور دلائل پیش کر کے ان کے کلام میں موجود محاسن کی نشاندہی کی ہے کتاب چھ حصوں پر مشتمل ہے جن میں سے علم بدیع کے پہلے دو حصے اب اشاعت پذیر ہو رہے ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں باقی حصوں کو بھی اسی خوبی کے ساتھ مکمل کرنے کی توفیق دے۔ رضویات سے متعلق حضرات اور نعت گو شعراء کے لیے یہ کتاب ایک تحفہ ہے اللہ تعالیٰ میرزا امجد رازی صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

(تبصرہ کا اکثر حصہ جناب ریاض مجید صاحب قرطبہ یونیورسٹی پشاور کی تقریظ سے اخذ کیا گیا ہے۔)

نام کتاب : عقیدہ ختم النبوت جلد ۱ تا ۶

مرتب : مجاہد ختم نبوت حضرت علامہ مفتی محمد امین قادری حنفی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر : الادارۃ لتحفظ العقائد الاسلامیہ
(آفس نمبر ۵ پلاٹ نمبر Z-III عالمگیر روڈ کراچی)

مجاہد ختم نبوت حضرت علامہ مفتی محمد امین قادری رحمۃ اللہ علیہ کے جمع کردہ مجموعہ ''عقیدہ ختم النبوت'' کی ۱ تا ۶ جلد دوبارہ شائع ہو گئی ہیں۔ مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحب کے خوشہ چین دجالِ قادیان مرزا قادیانی کے رد میں علمائے اہل سنت نے جو کتب تحریر کیں ادارہ ان کی ماشاء اللہ ۱۵/جلدیں شائع کر چکا ہے جلد نمبر ۱/ تا ۶ کو دوبارہ شائع کیا گیا ہے کتاب کی جلد حسب سابق بہت دلکش ہے لیکن اس دفعہ کتاب کا کاغذ پہلے کی بہ نسبت اتنا معیاری نہیں ہے شاید ایسا خریدار حضرات کا بوجھ کم کرنے کی وجہ سے کیا گیا ہو۔ ۱/ تا ۶ جلد میں شامل علمائے اہل سنت کی کتب کی فہرست ملاحظہ فرمائیں۔

نمبر شمار	کتاب اور مصنف کا نام	جلد	صفحات	سن تصنیف
1	تحقیقات دستگیریہ (جلد اول) علامہ غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ	نمبر1	84	1883ء
2	رجم الشیاطین علامہ غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ	نمبر1	63	1886ء
3	فتح رحمانی علامہ غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ	نمبر1	37	1896ء
4	الالہام الصحیح (عربی) مولانا غلام رسول امرتسری رحمۃ اللہ علیہ	نمبر1	61	1893ء
5	آفتاب صداقت (اردو) مترجمہ: پیر غلام مصطفیٰ نقشبندی حنفی امرتسری رحمۃ اللہ علیہ	نمبر1	81	
6	کلمہ فضل رحمانی قاضی فضل احمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ	نمبر1	194	1896ء
7	جمعیت خاطر قاضی فضل احمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ	نمبر2	146	1915ء
8	جزاء اللّٰہ عدوہ باباۂ ختم النبوۃ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ	نمبر2	144	1899ء
9	السوء و العقاب علی المسیح الکذاب امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ	نمبر2	30	1902ء

10	قهر الديان على مرتد بقاديان امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ	نمبر2	25	1905ء
11	المبین ختم النبیین امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ	نمبر2	32	1908ء
12	الجبل الثانوی علی کلیة التھانوی امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ	نمبر2	13	1918ء
13	الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ	نمبر2	22	1921ء
14	الصارم الربانی علی اسراف القادیانی حجۃ الاسلام حضرت علامہ محمد حامد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ	نمبر2	61	1898ء
15	درة الدرانی علی ردة القادیانی علامہ مولانا محمد حیدر اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ	نمبر3	385	1901ء
16	مرزائی حقیقت کا اظہار مبلغ اسلام شاہ عبد العلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ	نمبر3	86	1829ء

صفحات : ۲۹۶

ناشر : مکتبہ برکات المدینہ جامع مسجد بہار شریعت بہادر آباد کراچی

021-34219324 0321-3531922

جانشین اور شہزادۂ اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام حضرت علامہ مولانا مفتی الشاہ محمد حامد رضا خان قادری رضوی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات بابرکات کے متعلق کتاب ''تذکرہ جمیل'' شائع ہوگئی ہے اس میں مولانا ابراہیم خوشتر نے خانوادۂ رضا کے وابستگان حضرت مولانا تقدس علی خان اور حضرت مولانا حسنین رضا خان رحمۃ اللہ علیہما سمیت اکابر سے استفادہ کیا ہے کتاب میں حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے قدیم مطبوعہ رسائل کے ٹائٹل اور ان کے کچھ تحریری تبرکات کے عکس بھی شامل کیے ہیں اس کے علاوہ بریلی کا مختصر تعارف خانوادۂ رضا کے بزرگوں کے حالات بھی شامل کیے ہیں کتاب میں سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی مختصر حالات بھی ان کی اپنی زبانی مختلف کتب سے جمع کر کے کتاب میں شامل کیے ہیں کتاب میں حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی مبارک زندگی کے مختلف گوشوں پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے آخر میں حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کا شعری کلام بھی شامل کیا گیا ہے یہ کتاب پہلے انڈیا سے شائع ہوئی تھی اس کا نسخہ جامعہ نظامیہ لاہور کی لائبریری میں موجود ہے پاکستان میں یہ کتاب عام دستیاب نہ تھی مکتبہ برکات المدینہ نے انتہائی اعلیٰ پر شائع کر کے اہلسنت و جماعت پاکستان کے لیے دستیاب کر دیا اس کتاب کی طباعت میں کاغذ نہایت عمدہ استعمال کیا گیا ہے اور ٹائٹل اس قدر خوبصورت ہے کہ اس کی خوبصورتی کی داد دیے بغیر نہیں رہا جا سکتا اس مکتبہ نے کم وقت میں بہت عمدہ اور معیاری کتب شائع کی ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مکتبہ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین

نام کتاب : داڑھی والی دلہن

مرتب : علامہ عبدالستار ہمدانی گجرات (انڈیا)

صفحات : ۴۸

17	هدية الرسول فاتح قادیان پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ	نمبر 3	101	1899ء
18	شمس الهداية في اثبات حياة المسيح فاتح قادیان پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ	نمبر 4	149	1899ء
19	سیف چشتیائی فاتح قادیان پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ	نمبر 4	423	1902ء
20	مفاتيح الاعلام علامہ انوار اللہ چشتی رحمۃ اللہ علیہ حیدر آباد دکن	نمبر 5	67	
21	افادة الافهام (حصہ اول) علامہ انوار اللہ چشتی رحمۃ اللہ علیہ حیدر آباد دکن	نمبر 5	332	
22	افادة الافهام (حصہ دوم) علامہ انوار اللہ چشتی رحمۃ اللہ علیہ حیدر آباد دکن	نمبر 6	325	
23	انوار الحق علامہ انوار اللہ چشتی رحمۃ اللہ علیہ حیدر آباد دکن	نمبر 6	123	
24	معيار المسيح مولانا حافظ ضیاء الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ	نمبر 6	57	

نام کتاب : تذکرہ جمیل

مرتب : حضرت مولانا ابراہیم خوشتر صدیقی قادری رحمۃ اللہ علیہ

ناشر : ادارہ تحفظ عقائد اہل سنت پاکستان

یہ کتاب اکابر دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی صاحبان کے سر محفل عشق و محبت کی داستان پر مبنی ہے کہ کس طرح گنگوہی صاحب نے نانوتوی صاحب کو سر محفل چارپائی پر لٹا کر "محبت" کا عملی مظاہرہ کیا جس سے نانوتوی صاحب شرماتے گئے جس سے اتنا تو بہر حال معلوم ہوتا ہے کہ کچھ تو ایسا تھا جس سے نانوتوی صاحب شرما گئے تھے اس واقعہ کو مزید وضاحت کے ساتھ زیر تبصرہ کتاب میں ملاحظہ کریں۔ یہ یاد رہے یہ کتاب مطالعہ بریلویت جلد ۱ صفحہ ۱۸۲ پر سیدی اعلیٰ حضرت پر لگائے گئے شرم ناک الزام کے جواب میں دیوبندیہ کو آئینہ دکھانے کے لیے الزامی طور پر شائع کی گئی ہے۔

نام کتاب : مدارج النبوت (۲ جلد)

مولف : حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

صفحات : ۲۰۹۶

ناشر : مکتبہ اعلیٰ حضرت داتا دربار مارکیٹ نزد ستا ہوٹل لاہور

0423-7247301

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتب اشعۃ اللمعات، اخبار الاخیار، زبدۃ الآثار اور بالخصوص مدارج النبوت کو علماء کی طرف سے قبول عام حاصل ہوا۔ حضرت شیخ محقق سے پہلے بھی سیرت و فضائل پر کتب لکھی گئیں لیکن حضرت شیخ محقق وہ سیرت نگار ہیں جنہوں نے سرور کائنات کی سیرت کے تمام پہلوؤں کا کافی حد تک احاطہ کیا ہے مدارج النبوت کے متعلق ایک مسموع روایت ہے کہ سیدی امام اہلسنت سے کسی نے عرض کی کہ حضور اگر آپ سیرت الرسول پر ایک جامع کتاب لکھ دیتے تو بہت بہتر ہوتا اور اس کی حیثیت سیرت کے ایک انسائیکلوپیڈیا کی ہوتی تو سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً فرمایا کہ بات تو بہت اچھی اور کام نہایت حسین و عمدہ ہے مگر شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی مدارج النبوۃ کی موجودگی میں مجھے سیرت پر مستقل کتاب لکھنے کی ضرورت نہیں ہے آج یہ کتاب اردو زبان میں سیرت کے موضوع پر لکھی

جانے والی کتب کا اہم ماخذ ہے یہ کتاب کچھ اس ترتیب میں ہے کل 5 قسمیں ہیں پہلی قسم میں کل گیارہ ابواب ہیں ان میں سراپا مبارک، اخلاق، صفات، قرآن، احادیث، کتب سابقہ، میں مذکور آپ ﷺ کے فضائل نیز دیگر انبیا پر آپ کی فضیلت، آپ کی نبوت و رسالت پر دال معجزات، اسماء النبی ﷺ، قرآنی فضائل و کمالات، حضور ﷺ کے حقوق، آپ کی عبادت کے طریقے نیز معاشرتی احکام و آداب پر مشتمل ہے دوسری قسم میں نسب شریف، ولادت ایام رضاعت، کفالت عبدالمطلب سے قبیل بعثت نزول وحی سے ہجرت مدینہ کے ابتدائی واقعات کو چار ابواب میں بیان کیا گیا ہے، تیسری قسم میں دس ابواب ہیں جس میں دس سالہ مدنی زندگی کے واقعات کو الگ الگ ابواب میں بیان کیا گیا ہے چوتھی قسم میں تین ابواب ہیں جن میں ابتدائے مرض وصال کی تفصیل، تجہیز و تکفین وتدفین نیز آپ کی نماز جنازہ کی تفصیلات پر مشتمل ہے۔

پانچویں قسم میں گیارہ ابواب ہیں جن میں آپ ﷺ سے متعلقہ افراد، اشیا آلات حرب، خادمین و موالی، محافظین، کاتبین اور قاصدین نیز آپ کے عمال خطبا شعرا بارگاہ نبوت حدی خوانوں نیز آپ کے موذنوں کے احوال بیان کیے گئے ہیں اور چند ابواب میں آپ کی اولاد، ازواج، باندیاں، آپ کے رضائی بھائی اور جدات نیز آپ کے ددھیالی رشتہ داروں کا بیان ہے آخر کتاب میں ایک تکملہ ہے جو اہل معرفت کے نزدیک آپ کی صفات کے بیان پر مشتمل ہے اس کے علاوہ کتاب کے آخر میں دار العلوم منظر اسلام کے سابق صدر شعبہ فارسی حضرت علامہ شمس بریلوی رحمہ اللہ کے قلم سے ایک مقدمہ بھی شامل ہے اس ایڈیشن کی چند خصوصیات بھی مختصرا ملاحظہ کریں کتاب میں شامل عربی فارسی اشعار کا ترجمہ، آیات قرآنی کی تخریج عربی الفاظ کے اعراب، حالات مترجم کتاب کے ماخذ و مراجع کی فہرست بھی کتاب کے آخر میں شامل ہے۔ اس کے علاوہ کتاب کی ابواب بندی اور تفصیلی فہرست کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔ عمدہ کاغذ، خوبصورت ٹائٹل اور مضبوط جلد کے ساتھ کتاب کا عام ہدیہ 1600 ہے جبکہ اس پر 50 فیصد ڈسکاؤنٹ کرنے کے بعد صرف 800 روپے میں قارئین کے لیے دستیاب ہے۔

❁❁❁

نام: تفسیر روفی (عکسی اشاعت)

مفسر: حضرت شاہ رؤف احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ

صفحات: 1100 (جلد اول، دوئم)

ناشر: الحقائق فاؤنڈیشن B-1 لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

0333-7861895 | 0321-4088628

تفسیر روفی قرآن مجید کی قدیم تفسیر ہے جو تقریباً ڈیڑھ صدی پہلے برصغیر کے نامور بزرگ اور عالم دین حضرت شاہ رؤف احمد رافت مجددی نے رقم کی تھی، ایک سو تیس سال بعد الحقائق فاؤنڈیشن لاہور نے نامور محقق اور مورخ پروفیسر محمد اقبال مجددی کے مقدمہ کے ساتھ شائع کیا ہے۔

حضرت شاہ رؤف احمد مجددی نہ صرف روحانی شخصیت تھے بلکہ آپ علوم قدیم و جدید پر بھی مکمل عبور رکھتے تھے اس کے علاوہ اردو فارسی کے شاعر بھی تھے۔ حضرت شاہ رؤف احمد مجددی جن کا تاریخی نام رحمٰن بخش تھا 1786ء میں مصطفیٰ آباد (رام پور) میں 14 محرم الحرام کے دن پیدا ہوئے۔ آپ نے تعلیم اپنے ماموں حضرت شاہ سراج احمد مجددی، مفتی شرف الدین رام پوری اور محدث دہلوی حضرت شاہ عبدالعزیز سے حاصل کی جب کہ روحانی منازل شاہ غلام علی دہلوی اور حضرت فیض بخش المعروف شاہ درگاہی کے زیر سایہ طے کیں۔

حضرت شاہ رؤف احمد مجددی نے تفسیر روفی جس کا اصل نام تفسیر مجددی ہے کا آغاز حمد اور نعت رسول مقبول سے کیا ہے۔

تفسیر روفی آسان اردو میں لکھی گئی ہے جس میں مشکل اور ثقیل الفاظ کم سے کم استعمال کیے گئے ہیں۔ اس میں بہت سی معلومات بھی درج ہیں جن سے پڑھنے والے قارئین کی معلومات میں اضافہ ہی نہیں بلکہ وہ بہت سی حقیقتوں سے بھی آگاہ ہو جاتا ہے۔

(تبصرہ ماخوذ از: سنڈے ایکسپریس)

اس تفسیر کی خاص بات یہ ہے کہ اس کی جلد اول صفحہ 158 پر یہ بیان کیا گیا ہے کہ وما اھل کے متعلق تفسیر فتح العزیز (تفسیر عزیزی) میں کسی نے الحاق کیا ہے اسی الحاق شدہ حوالہ کو وہابیہ اپنی تائید میں پیش کرتے ہیں۔

نام کتاب: حدیۃ النجباء (116 سال بعد اشاعت)

مولف: مولانا کرم الدین دبیر علیہ الرحمہ (متوفی 1946ء)

صفحات: 32

باہتمام: میثم عباس قادری رضوی

ناشر: ادارہ تحفظ عقائد اہلسنت پاکستان

حضرت مولانا کرم الدین دبیر کی یہ کتاب ''مسئلہ کفو کے متعلق ہے جس میں آپ نے دلائل کے ساتھ واضح کیا کہ عورت کا غیر کفو میں اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا باطل ہے یہ کتاب پہلی مرتبہ 1318ھ میں شائع ہوئی تھی۔ اس کے بعد اب 116 سال بعد استفادہ عام کیلئے شائع کیا گیا ہے۔ کتاب کے شروع میں مولوی عبدالجبار سلفی دیو بندی صاحب کی خبر لی گئی ہے لاہور کراچی میں موجود اہلسنت کے کتب خانوں سے حاصل کریں۔

مکتبہ ضیاء القرآن کی طرف سے تفسیر الحسنات میں کی جانے والی غلطی کا انکشاف

میثم عباس قادری رضوی

دیوبندی حضرات کے مزعومہ ''اسلام کے متکلم'' مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب اپنی کتاب میں حضرت مولانا ابوالحسنات قادری علیہ الرحمہ کی تفسیر الحسنات کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

''مولوی ابوالحسنات احمد قادری لکھتے ہیں۔ دیوبند کے شیخ مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے چار پاروں کا حاشیہ لکھا۔ بقایا مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر الحسنات ج ا ص 74'' (فرقہ سیفیہ کا تحقیقی جائزہ صفحہ 17 مطبوعہ مکتبہ اہل السنۃ و الجماعۃ -87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا) تفسیر الحسنات جلد اول طبع پنجم مطبوعہ مکتبہ ضیاء القرآن گنج بخش روڈ لاہور کا ضیاء القرآن ہی کی شائع کردہ تفسیر الحسنات جلد اول طبع سوم سے تقابل کیا گیا تو نہایت افسوس ہوا کہ نئے ایڈیشن میں مکتبہ ضیاء القرآن نے مولوی محمود الحسن دیوبندی اور مولودی شبیر احمد عثمانی دیوبندی کے ناموں کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ کے دعائیہ کلمات شائع کردیئے ہیں۔ جس کی وجہ سے مولوی الیاس گھمن دیوبندی (جو کہ دوسرے مولفین کی کتب سے صفحے کے صفحے چوری کر کے کتابیں لکھنے کے ماہر ہیں) کو اعتراض کرنے کا موقع مل گیا۔ راقم نے گھمن صاحب کی کتاب ''فرقہ سیفیہ کا تحقیقی جائزہ'' تفسیر الحسنات جلد اول طبع سوم اور تفسیر الحسنات جلد اول جدید طبع پنجم، جسٹس کرم شاہ صاحب کے صاحبزادے حفیظ البرکات صاحب کو دکھائیں کہ آپ کے مکتبہ کی جدید شائع شدہ تفسیر الحسنات میں دیوبندی علماء کے ناموں کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ کے دعائیہ کلمات

شامل کردیئے گئے ہیں جو کہ آپ کے مکتبہ ہی کی شائع کردہ تفسیر الحسنات طبع سوم میں موجود نہیں تھے۔ آپ کی اس غلطی کی وجہ سے دیوبندی مولوی کو اعتراض کرنے کا موقع مل گیا جواباً انہوں نے اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے کہا کہ اوقاف کے لوگوں نے اس کی پروف ریڈنگ کی ہے شاید انہوں نے ایسا کر دیا ہے۔ میں نے کہا کہ بہر حال جس نے بھی ایسا کام کیا بہت غلط کیا۔ اس کے جواب میں راقم نے حفیظ البرکات صاحب سے کہا کہ آپ تفسیر الحسنات میں اس غلطی کی نشاندہی کر کے اس کے شروع میں ایک وضاحت لگا دیں تا کہ قارئین کو تشویش سے بچایا جاسکے جواباً حفیظ البرکات صاحب نے اس بات سے انکار کیا اور کہا کہ اگلے ایڈیشن میں مولانا ابوالحسنات قادری علیہ الرحمہ کے وارثین سے پوچھ کر اس کی اصلاح کردی جائے گی۔ لیکن اس ایڈیشن کا کچھ نہیں ہوسکتا مکتبہ ضیاء القرآن کے ذمہ دار کی طرف سے اس جواب پر بہت افسوس ہوا۔ حیرت ہے کہ جب یہ واضح ہو چکا کہ یہ آپ کے ادارہ کی غلطی ہے تو ان کے ورثاء سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے؟ کیا دیوبندی علماء کے لیے دعائیہ کلمات شامل کرتے ہوئے بھی ان کے ورثا سے پوچھا گیا تھا؟ اس گفتگو کی تصدیق حفیظ البرکات صاحب سے ان کے دفتر واقع ضیاء القرآن بلڈنگ گنج بخش روڈ سے کی جاسکتی ہے۔

ریکارڈ محفوظ کرنے کے لئے یہ تمام صورتحال قارئین کے سامنے پیش کردی گئی ہے تا کہ سند رہے تفسیر الحسنات جلد اول صفحہ 14 طبع سوم مکتبہ ضیاء القرآن گنج بخش روڈ لاہور کا عکس ملاحظہ کریں جس میں مولوی محمود الحسن دیوبندی اور مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی کے ناموں کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ کے کلمات شامل نہیں ہیں۔

کرتے ہیں۔

حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ قصیدہ نعمان میں فرماتے ہیں ؎

يَا اَكْرَمَ الثَّقَلَيْنِ يَا كَنْزَ الْوَرٰى　　جُدْ لِيْ بِجُوْدِكَ وَارْضِنِيْ بِرِضَاكَ

اَنَا طَامِعٌ بِالْجُوْدِ مِنْكَ لَمْ يَكُنْ　　لِاَبِيْ حَنِيْفَةَ فِي الْاَنَامِ سِوَاكَ

نزہۃ الخاطر الفاتر فی ترجمہ سید الشریف عبد القادر رضی اللہ عنہ مصنفہ ملا علی قاری صلا۲ میں حضور سیدی غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان مبارک نقل کیا ہے کہ

جو کوئی رنج وغم میں مجھ سے مدد مانگے تو اس کا رنج وغم دور ہوگا اور جو سختی کے وقت میرا نام لے کر مجھے پکارے تو وہ سختی دور ہوگی جو کسی حاجت کے وقت مجھے اپنے رب کا وسیلہ بنائے اس کی حاجت پوری ہوگی۔

پھر نماز غوثیہ کی ترتیب بیان کی جس میں دو رکعت نفل پڑھے جاتے ہیں ہر رکعت میں گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھے پھر سلام پھیر کر ۱۱ بار صلوٰۃ وسلام پڑھے پھر بغداد کی طرف شمالی جانب ۱۱ قدم اور میرا نام لے۔

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں قَدْ جُرِّبَ ذٰلِكَ مِرَارًا فَصَحَّ۔ بارہا اس نماز غوثیہ کا تجربہ کیا۔ مفید پایا۔

دیوبند کے شیخ مولانا محمود الحسن نے اپنے چار پاروں کا حاشیہ لکھا۔ بقایا مولانا شبیر احمد عثمانی نے۔ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کی تفسیر میں لکھا ہے۔ ہاں اگر کسی مقبول بندے کو واسطہ رحمت الٰہی اور غیر مستقل سمجھ کر استعانت ظاہری اس سے حاصل کرے تو یہ جائز ہے کہ یہ استعانت درحقیقت رب تبارک وتعالیٰ سے استعانت ہے۔

(نوٹ:- استعانت پر مفصل ومدلل بحث جلد سوم پارہ ۱۴ میں ملاحظہ کریں)

اِھْدِ:- ہدایت دے۔

ہدایت عربی زبان کا ایک بڑا لفظ ہے اس کے معنی میں کئی باتیں شامل ہیں۔ راستہ دکھانا ۲ راستہ پر چلانا، ۳ منزل مقصود پر پہنچا دینا۔

یعنی دعا یہ ہے کہ ہمیں اگر راستہ معلوم نہ ہو تو وہ دکھا دے اور جو راستہ کا علم رکھتے ہیں انہیں اس پر چلنے کی توفیق بخش جو نیک راستہ پر چل رہے ہیں انہیں اس پر قائم رکھ تاکہ اپنی کامیابی کی منزل حاصل کر سکیں کیونکہ یہ راہ ہم اپنے علم اور عقل سے دریافت نہیں کر سکتے کیونکہ علم محدود اور عقل مسدود ہے۔

اس لیے ہم اسی ذات اقدس سے درخواست کرتے ہیں کہ ہمیں ایسی راہ بتا دے جس میں کجی نہ ہو بلکہ مکمل اور استوار بھی ہو۔

یہ دعا ہم جمع کے صیغے میں اس لیے کرتے ہیں تاکہ ہر شخص کا ذاتی تعلق پوری امت سے قائم رہے۔ اور

میلاد شریف کو عیسائیوں اور ہندوؤں
کی نقالی اور بدعت قرار دینے والے
دیوبندی فرقے کا مولوی طاہر اشرفی دیوبندی
کرسمس مناتے ہوئے (میثم عباس قادری رضوی)

(روزنامہ دنیا 23 دسمبر 2012ء)